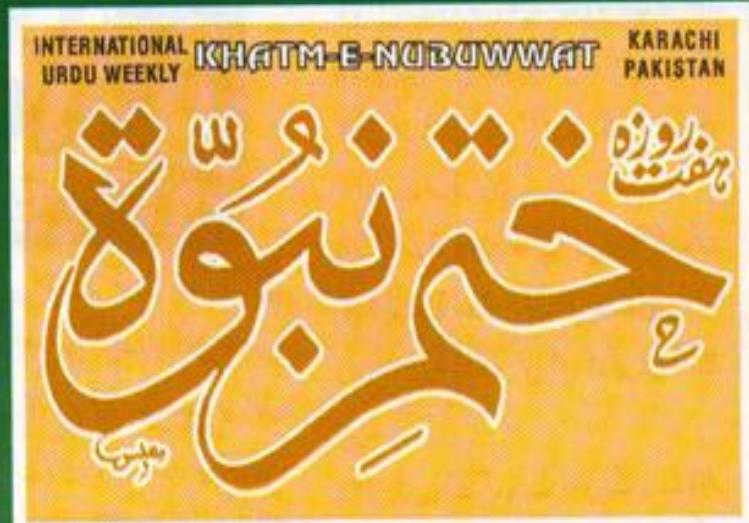


عَالَمِيْ مَجَلَسٌ تَحْفِظَ اخْتِرُونَ لَا كَاتِرْ جَمَانَ

تیرھوں عالمی
ختم نبوت کا فرسن منہم
میں منتظر ہونے والی
وقتاردادیں



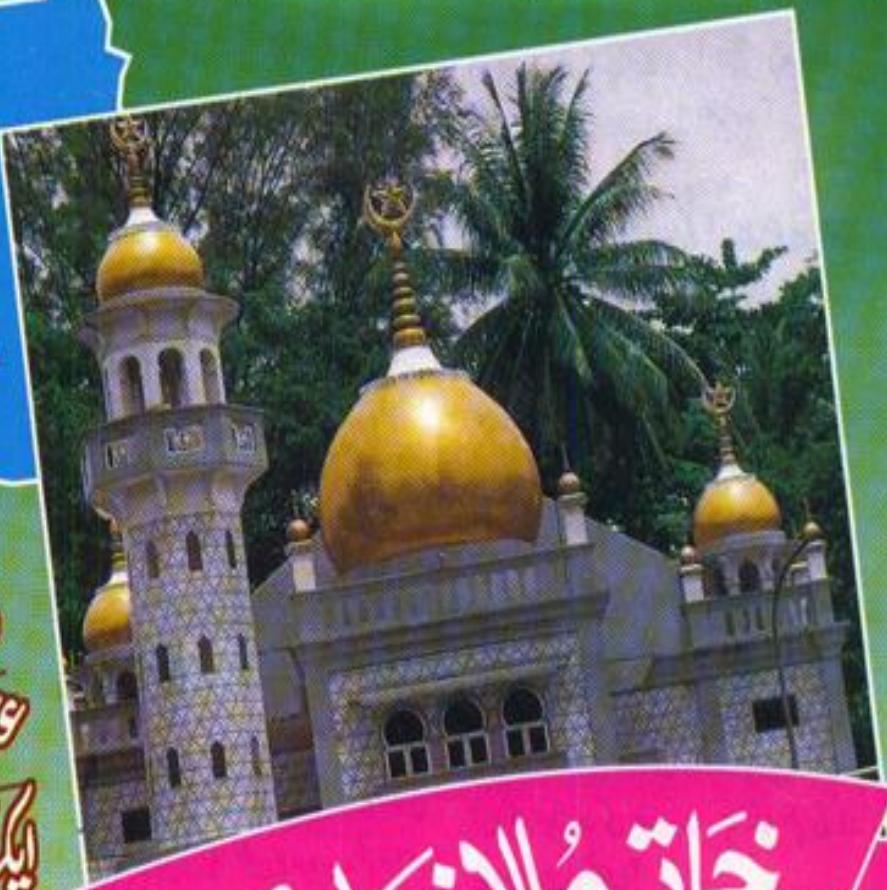
شمارہ ۱۵

۱۰ ستمبر ۱۹۹۸ء ۲۳ ستمبر ۱۴۱۹ھ مطابق ۱۹ ستمبر ۱۹۹۸ء

جلد نمبر ۱۶

حُبُّ رَسُولٍ
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰيْهِ وَسَلَّمَ
اوَّلُكَتَافِض

قادیانیت
تینست مسلم کئے
یک تینیخ



خَاتَمُ النَّبِيَّ كَعَلَيْكَ مُحَمَّدُ مُحَمَّدٌ



آنکھ سے دُن گزت لگیں



ن..... جس حص سے آپ نے رکی فی اس کا یا اس کے وارثوں کا پتہ ثان تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے۔ اس لئے ہر ممکن کوشش اس کے تلاش کرنے کی کریں، اگر نہ ملیں تو اس کی طرف سے صدقہ کرو دیا جائے۔

(۱) یہ صدقہ بانیت ثواب نہیں ہو گا، بلکہ مالک کی طرف سے صدقہ کی نیت کی جائے گی۔
(۲) اس صدقہ کو کسی بھی کارخیر میں لگائے جیں۔

(۳) جس وقت آپ نے کرنی کے بدے ڈال دینے کا معاملہ کیا تھا، اس وقت ڈال کی جتنی قیمت تھی اس کے مطابق آپ رقم ادا کرنے کے پابند ہوں گے۔

(۴) جو رقم آپ کے زیر استعمال رہی اس کا کوئی مدوا نہیں ہے۔ (واللہ اعلم)

حج فرض ہو تو عورت کو اپنے شوہر اور لڑکے کو اپنے والد سے اجازت لینا ضروری نہیں

س..... میرے والد صاحب فریض حج ادا کر کچکے ہیں اور میں اور میری امی بنت عرسے سے والد صاحب سے فریض حج کی ادائیگی کے لئے اجازت مانگتے ہیں، مگر وہ اس لئے انکار کرتے ہیں کہ میں خرچ ہوں گے۔ اس لئے وہ ٹال دیتے ہیں، ہمیں اللہ تعالیٰ نے اتنی طاقت دی ہے کہ ہم باپ سے میں مانگے بغیر حج کا فرض ادا کر سکتے ہیں، صرف ان کی اجازت کی ضرورت ہے، کیا ہم حج کی تیاری کریں یا نہیں؟

ن..... اگر حج آپ پر اور آپ کی والدہ پر فرض ہے تو آپ حج پر ضرور جائیں، حج فرض کے لئے عورت کو لپٹنے شہر سے اجازت لینا (بشرطیکہ اسکے ساتھ کوئی محروم جارہا ہو) اور بیٹے کا باپ سے اجازت لینا ضروری نہیں۔



س..... مجھ پر حج فریضیکن میں کچھ مجبوریوں اور کافی کی وجہ سے حج پر نہ جاسکا اب آپ کے پرستی کی تعلیم نہیں دی جاتی۔ دنیا آتش پرستوں کو جب شرک کا ممکن قرار دیتی ہے تو یہ بھول جاتی ہے کہ آگ کو بڑے بڑے مذاہب میں بڑی اہمیت حاصل رہی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بھی کوہ طور پر جلوہ خداوندی کو آگ کے شعلے کی شکل میں دیکھا تھا اور مسلمان اللہ کو آگ تو نہیں کھتے لیکن اللہ نور السوت والارض ضرور نامنے ہیں، ان حقیقتوں کے باوجود ہو لوگ آگ کی پرستش کرتے ہیں وہ آگ ہی کا ایندھن بننے کے لئے پیدا ہوئے ہیں، یہ مسلمانوں کا راجح عقیدہ ہے۔" (سپہنس ڈا ججٹ ص ۲۱۳)

اگست ۱۹۷۸ء

آپ زر ان جملوں کی تشریع فرمادیں کہ صاحب مضمون کیا کہنا چاہتے ہیں؟
ج..... میں بھی نہیں سمجھا کہ صاحب مضمون کیا کہنا چاہتے ہیں۔ (واللہ اعلم)

(محمد عبدالعزیز، اٹک)

س..... کافی عرصہ قبل بندہ نے ہیرون ملک ایک شخص سے مقای کرنی لے کر تین ہزار ڈال کی رقم دینے کا معابدہ کیا، لیکن یوں ہو یہ رقم ادا نہ ہو سکی۔ بلکہ اس شخص سے رابطہ ہی منقطع ہو گیا اور بندہ اپنے ملک واپس آگیا۔ یہاں پر بھی کوئی پتہ اس شخص کا معلوم نہ ہوا کہ، اب پوچھتا یہ ہے اس واجب الادا رقم کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بیت المال کی کس حد میں جمع کروایا جاسکتا ہے؟ نیز اتنی مدت تک یہ رقم میرے زیر

استعمال رہی اس کا کیا مدد ادا ہو گا؟

س..... میرے والد صاحب کبھی بھی ہم سے خوش نہیں رہے، اب میں ٹپے پر جانا چاہتا ہوں ظاہر ہے کہ میں اپنی بیوی کو ان کے پاس نہیں چھوڑ سکتا، آپ سے مشورہ درکار ہے کہ مجھے کیا کرنا چاہتے؟

ن..... والد صاحب کی ان تمام بے وفا یوں کے باوجود آپ سے ان کی جتنی بھی خدمت ہو سکتی ہے کرتے رہیں اور جو آپ کے بس سے باہر ہو اس میں آپ مذکور ہیں۔ ان کو اپنے بیوی بچوں کے پاس تھا نہ چھوڑیں، اگر والد صاحب کی خدمت کے لئے آپ کو چلہ آگے پیچھے کرنا پڑے تو کر دیں، اپنی کوشش کے باوجود اگر وہ ناخوش یا بد دعا میں دیں تو اس کی پرواہ کریں۔ (واللہ اعلم)

(غلام رسول خان، کراچی)

س..... "آج کی دنیا زر تشت کے مانے والوں

بیانات

- ☆ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ خارجی
- ☆ قاضی احسان احمد شجاع آبادی
- ☆ مولانا محمد علی جالندھری ☆ مولانا الال حسین اختر
- ☆ مولانا سید محمد یوسف بوری
- ☆ مولانا محمد حیات ☆ مولانا مفتی احمد الرحمن
- ☆ مولانا محمد شریف جالندھری



لیٹریچر

| | |
|----|--|
| 4 | ۲۹۵ کی اور ۲۹۵ کی منسوخی کا بے جام طالب (اوری) |
| 6 | بزمیں مالی تحریک کا تجزیہ علمی مکتبہ (مفتی محمد جیل خان) |
| 8 | حب رسول اللہ علیہ السلام اور اس کے تاثر (عبدالماجد) |
| 11 | حاتم النبی علیہ السلام کے عالمیہ میزبان (مولانا عبد الطیف مسعود) |
| 14 | قدیانتیت فیرت مسلم کے لئے ایک پڑائی (محمد طاہر رضا) |
| 16 | یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں ہوں (ذیشان حیدر) |
| 18 | داس توڑا دیکھ (دین محمد فریدی) |
| 20 | آئندہ تفسیر اور ختم نبوت (محمد عیاض مسعودی) |
| 21 | مساگی جیلیہ الحسلہ روڈ قادیانیت (شاہ عالم گور کھپوری) |
| 23 | تبہرہ کتب (مولانا محمد اشرف کھوکھر) |
| 24 | خبر ختم نبوت (مولانا محمد اشرف کھوکھر) |

مجلس ادارت

- مولانا ذاکر عبد الرزاق اسکندر
- مولانا عبدالریسیم اسر
- مولانا مشیح محمد جیل خان
- مولانا نذری احمد تونسی
- مولانا سعد احمد جلپوری
- مولانا منتظر احمد اسٹنی
- مولانا محمد اسکندر شعاع آبادی
- مولانا محمد اشرف کھوکھر

مکتبہ سینئر
محمد افوار
حشرت جبیب
پاکستانی دیوبندی
فیصل عرفان

امیریہ، کینیڈا، آسٹریلیا، ۹۰ امریکی ڈالر بورپ افریقہ، ۲۰ امریکی ڈالر
 سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق و مغرب، ایشیائی ممالک، ۲۰ امریکی ڈالر
 چین، ۲۵۰ روپے ششماہی ۱۸۵ روپے ششماہی، ۱۵۰ روپے ششماہی، ۱۵۰ روپے ششماہی
 چین، ۲۸۰ کراچی (پاکستان) ارسال کریں

35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9, 9HZ, U.K.
PHONE: 0171- 737-8199.

لندن
آفس

حضوری باعث روڈ ملکتان
فون: ۰۱۷۱-۵۱۳۱۲۲، ۰۵۸۳۲۸۶-۰۵۲۲۸۸، فکس: ۰۱۷۱-۸۸۰۳۲۶

مکتبہ
دفتر

جامع مسجد باب الرحمن (رث)
ایم اے جی ان روڈ کراچی
فن: ۰۱۷۱-۸۸۰۳۲۶، فکس: ۰۱۷۱-۸۸۰۳۲۶

۲۹۵ کی منسوخی کا بے جام مطالبہ کیا تو ہیں رسالت کرنا انسانی حقوق کا تقاضا ہے؟

گزشت نامے عرصہ سے تو ہیں رسالت قانون کو منسوخ کرنے خالی طور پر حضور ﷺ کی توبیہ پر سزاۓ موت کے قانون کو منسوخ کرنے کے لئے گزشت دنوں پاکستان میں اجتماعی نتھیں ہے بھی کے نجی گھر ایک پادری کے قتل پر آہمی کی وجہ سے خود کشی کو اس قانون کی منسوخی کے ملٹے میں احتجاج کے کماتے میں ڈالا گیا۔ اس طرح گزشت دنوں دنیا بھر کے لہپ ایک کافر نسیں جسے لوگوں نے مطالبہ کیا کہ تو ہیں رسالت قانون میں سے ۲۹۵ کی منسوخ کیا جائے۔ بھی اس پر مسلمانوں کی طرف سے تبرے لو راحتجاج کا سلسلہ شروع ہوا تاکہ پاکستان کی کرکن لیبر فرنٹ کی جانب سے مطالبہ سانے آیا کہ تو ہی کو اگر تم بر جک منسوخ نہیں کیا گیا تو وہ آئین کے ظاہر اتفاقات کریں گے اور اقوام تھہو سے مداخلت کی ہاصل کی جائے گی اور آئین کو حلیم نہیں کیا جائے گی۔

تو ہیں رسالت قانون پاکستان میں عرصہ دراز سے ہے اور دنیا کا ہر دھمک جو ذہب کے ساتھ ایک کون تعلق رکھتا ہے اس ذہب میں ان کے لورڈ سرے ذہاب کے نہیں رہنماؤں کی تو ہیں کے بعد میں قوانین موجود ہیں اور یہ آج کی بات نہیں۔ جب سے دنیا موجود ہیں آئی ہے اور حضرت آدم علیہ السلام نبی کی نبیت سے دنیا میں تحریف لائے اور ذہاب عالم کا سلسلہ شروع ہوا۔ بعد ازاں آسمانی ذہاب کا سلسلہ نبی آخر الزہار نبی موسیٰ رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوا۔ ان تمام ذہاب میں ابھی کرام علم السلام اور نہیں رہنماؤں کی تو ہیں کیا اجازت نہیں دی گئی نبی آخر الزہار حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ ہاگر تم باطل ذہب کے ہے یا معبودوں کو برآ کو گے وہ تمہارے الہ اور ہرگوں کو بر احوال کیسی گے۔ یہاںی طرح قرآن کریم میں بھی اس کی تحقیق ہے کہ تم باطل لوگوں کے خداوں کو بر احوال است کو۔

پاکستان اسلام کے ہم پر وجود میں آیا اس پاکستان کے قیام کے لئے مسلمانوں نے دو سال تک قربانیاں دیں ایک ایک دن میں کی کی سو علاعے کرام کو درخواست پانکار کر چاہیاں دیں گئیں۔ سوروں کی کھالوں میں نہ کر کے اڑت کاٹنے، بیا گیا۔ اگرچہ اسلام نہیں کاری ہے اور مسلمان دشمن کا یہ حال تھا کہ مسلمانوں کو اذایت ہو۔ غلامی کا کوئی طریقہ نہیں چھوڑا گیا۔ سید احمد شید شاہ مطیع شاہی کی میدان میں ملاعے کرام کی قربانیاں اور اس کے بعد تحریک خلافت افغانستان بھرت، تحریک آزادی ایک طویل داستان ہے۔ ان تمام تحریکات کا مقدمہ تھا ایک اسلامی ریاست کا قیام اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مسلمان ۱۹۴۷ء میں کامیاب ہوئے اور پاکستان ایک اسلامی ریاست کی نبیت سے وجود میں آیا۔ اس ریاست کا سر کاری ذہب اسلام تراپیا۔ اس ریاست کی ۱۹۴۹ء فتحِ آبادی مسلمان ہے۔ صرف ایک نعماد اتفاقی ذہاب کے لئے ہیں جن میں بھائی بھی ہیں۔ پاکستان میں اتفاقیوں کو احتیاط زیادہ حقوق دیئے گئے کہ جس کی مثال خود ان کے اپنے مالک میں بھی نظر نہیں آتی۔ پچاس سالہ ہر دن میں کوئی ایک واقعہ ایسا نہیں بیانجا سکتا کہ جس میں اتفاقیوں کے ذہب کے بارے میں کسی تم کی قد غنی گاہی گیا ہو یا ان کے نہیں رہنماؤں کی کسی تم کی تو ہیں تحریک کی گئی ہو جبکہ ایسی بیانجا مثالیں ہیں کہ جب کسی ملک میں کسی اتفاقی ذہب اولوں کے رہنماؤں کی بے حرمتی کی کوشش کی گئی تو پاکستان کے مسلمانوں نے اس کے خلاف احتجاج باندھ کیا۔ پاکستان کے مسلمان اندھائی سے دنیا ہب کرنے ہیں اور یہ ملک بھی نہیں بیانجا پر معرض وجود میں آیا ہے اس ملک میں یک مکار ازام کی بھی بھی تھا اسی کی بھی نظر نہیں آتی۔ غیر اسلامی تحریکات کی بیش خوط ٹھنکی کی گئی اس اصول کے تحت اندھائی سے پاکستان میں تو ہیں رسالت قانون ہاذد کیا گیا اور اس سر اور قانون پر کسی بھی اتفاقیت کو کسی دور میں اعتراض نہیں رہا کیونکہ ان کے ذہاب میں بھی تو ہیں ابھی کرام علم السلام جم عاد۔ صرف ہاویانی گروہ اور ایسا عاصی کے ملک کی جیادتی اور اس سر اور قانون پر ہے۔ مرزا غلام احمد قادری اور اس کے غلطی کی کہانی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت محمد ﷺ سے متعلق ہے جیسا کہ اس سے معمراں ہوئی ہیں تمام مکاب فخر کے عالم اکرم ان کتابوں کو اسلام، بیانیت اور دیگر تمام ذہاب کے خلاف قرار دیتے ہوئے اس پر احتجاج کرتے رہے ہیں اور ان کتابوں کو خلاف اسلام قرار دے کر ان پر پابندیوں کا مطالبہ کرتے رہے۔ ان کے خلاف دیگر اتفاقیوں کے لئے بھی مسلمانوں کا ساتھ دیتے رہے۔ گزشت اندھائی بیانجا مثالیں سالوں کی تاریخ کا جائزہ ہیں تو کسی اتفاقیت کی طرف سے ابھی کرام علم السلام کی تو ہیں کی سزا سے متعلق میساویوں اور ہردوں کی طرف سے کوئی احتجاج نظر نہیں آتا اور نہیں مسلمانوں کو ان اتفاقیوں سے کوئی فکایت رہی۔ یہی صورت حال ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے حضرات ابھی کرام علم السلام کی تو ہیں کے اتفاقات بیش نہیں آئے۔ کسی بھائی یا ہندو کی جانب سے انفرادی واقعہ ہیں آیا تو اس کا سدباب کر دیا گیا۔ عدالت سے سزا میں گیا کسی غیر مند مسلمان نے اس کا فیصلہ کر دیا۔ عازی عبد القیوم شید نمازی علم الدین شید کی مثالیں ہیں۔ صرف قابوی کردہ ساہد دوسریں ایسا نظر آتا ہے جس نے بیش تھا ابھی کرام علم السلام کی تو ہیں بہت زیادہ کی اس لئے قادیانیوں کے خلاف تحریک میں مسلمانوں کا مطالبہ رہا کہ تو ہیں رسالت کے قانون کی سزا میں زریعہ نجی کی جائے اور اسی مطالبہ پر پاکستان کے قانون میں تو ہیں رسالت قانون کے حصہ میں ۲۹۵ کی منظور ہوئیں۔ ابتداء میں ان دفاتر پر کسی اتفاقیت کی طرف سے اعتراض نہیں کیا گی کیونکہ ان پر اس سے کوئی زد نہیں پڑتی تھی۔ آسمانی ذہاب کے حوالے سے ان کو نہیں طور پر اس کا پابند بیانجا تھا کہ وہ ابھی کرام علم السلام کا احترام کریں الجہت تو ہیں رسالت کے قانون کی ان وفات کے خلاف قادیانیوں

نے احتجاج بھی کیا اور پاکستان کی عدالتوں سے بھی رجوع کیا۔ حکومتی سلیل پر اس احتجاج کو مسزد کر دیا گیا اور پاکستان کی تمام عدالتوں نے اس قانون کو اسلام کے مطابق نہیں بھلہ تھام نہ اب ہو یہ کے مطابق قرار دیتے ہوئے ان دفاتر کو نہ صرف قرار کیا بلکہ ان کی خلاف درزی پر سزا میں بھی دینیں جس پر قابوی کر دیا گیوس ہو گیا۔ لور اس نے پوری دنیا میں اس قانون کے خلاف مسلم پروپگنڈہ شروع کر دیا اور ایسا زہر الگا کہ پاکستان پوری دنیا میں بد ہم ہو گیا۔ امریکہ لور مغرب کی جانب سے اس قانون میں بہت کی پابندیاں بھی عائد کی گئیں لیکن یہ حال خسور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علیمتوں کا مسئلہ تھا اس لئے مسلمانوں نے اس کا مقابلہ کیا اور قابویں کی اس حکم کا موڑ جواب دیا۔ اس کے بعد قابویں کی خلاف اسلام و حسن عیسائی اور یہودی عدالتوں کی علیمتوں سے پاکستان کے بعض عادتوں میں عیسائیوں کو آلہ کارہنا کرتے تو ہیں رسالت کے بعض جرم کے گے۔ ایک دو آدمیوں کو تباہ کر کے ان سے خسور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو ہیں پوشر مشتعل پوشر آریزی کرائے گے۔ مسلمانوں نے ان کو گرفتار کر کے پولیس کے خواں کے خواں کر دیا اور ان کو اس قانون میں مقدمہ چیزوں ہو اور ان کو ان دفاتر کے تحت سزا میں ہو گئیں جن میں ایک دو کو مت کی ہزار ہوئی کوئی جرم اپنی ذمیت کے اعتبار سے محمل طور پر چھات ہو چکا تھا۔ اس اقلیتوں اور عیسائیوں کے بعض ہم نماور ہمزاں اور آلہ کاروں کو جوش آگیا اور ایک نزد دست احتجاجی حم شروع کر دی گی۔ امریکہ اور برطانیہ اور دیگر یورپی شردوں میں احتجاجی حم شروع کی گئی اور ان تو ہیں رسالت کے مجرمین کو امریکہ لور مغرب نے طلب کیا اور ہماری بے دین اور غیر شرعی حکومت کے دباو میں اگر یہ مجرم جرمی اخواز ادا کرام کے ساتھ رخصت کر دیے۔ اس پر گردش ہو گیا اور اس نے باقاعدہ مطالبہ کر دیا کہ ان دفاتر کو منسوخ کیا جائے۔ پاکستان کے غیر مسلمانوں نے اس پر کے خلاف نزد دست احتجاج کیا اور انکی بے مثال ہڑتاں کی کہ امریکہ لور مغرب کو گئنے بنی پڑے اور عیسائیوں قابویں اور یہودیوں کو اپنی حم و اپس لئی پڑی اور ہم نما شیر ایوانوں میں گھس گئے اور عکرانوں نے بھی اپنے عوام اہم لے لئے۔ اب کچھ عرصہ بعد ہماراں تحریک نے سراغیا ہے بعض ہم نما عیسائی یہود دشمنوں کے آلہ کارہن کپاکستان کو نصان پہنچانے کے لئے ہماراً گرم عمل ہو گئے اور قابوی کردو ہیں پر وہ اس تحریک کو ابھارنے میں انہم کردار ادا کر رہے اور اب اپنی دھاک کے بعد اس تحریک میں شدت پیدا کرنے کا مقدمہ پاکستان کو نصان پہنچانے کے لئے رواہوار کر رہے ہیں کیونکہ اپنی دھاک کی وجہ سے اگر کوئی پابندی عائد کرتے ہیں تو ہمارت پر بھی اس حم کی پابندیاں عائد کر لیں گی جو کہ ان سے ہنادی ہیں اس لئے اپنکے اس تحریک کو دوبارہ انہلاکیا گیا ہے حالانکہ ابھی کوئی ایسا واقعہ چیزوں نہیں آیا اور نہ یہ اس قانون میں کوئی ایسی تبدیلی کی گئی جس سے کوئی تین سزا شروع کی گئی ہے۔ یہ پرانا قانون ہے اور اس پر کی مرتبہ اقلیتیں اتفاق کر چکی ہیں۔ آج تک ہماری کچھ میں بیات نہیں آئی کہ حضرت میں علیہ السلام کے ہجر و کاروں کو اس قانون کے خلاف احتجاج کی کیا ضرورت اور نہ ہمیں یاد یادی ٹھوڑا پر ان کو اس سے کیا نصان ہے؟ ان کے ذہب میں دیے گئی ایک عام انسان کو یاد کرنے کی اجازات نہیں۔ تکفیل دینا تو وہ کی بات ہے ان کے یہاں تو زیادتی اور نصان پہنچانے والے سے بدل لیا گئی منع ہے بلکہ انے والے کو دوسرے کامل ویش کرنے کا حکم ہے۔ ہماراں کو اس قانون سے کیا تکفیل ہے؟ مسلمانوں کے خلاف حضرت میں علیہ السلام کا اتنا احراام کریں کہ دنیا کے کسی گوشے میں حضرت میں علیہ السلام سے متعلق کوئی ذرا سما جملہ کر دے اس کے خلاف میدان میں اتر آئیں احتجاج کریں اور عیسائیوں کا یہ طرز عمل ہو کہ وہ پاکستان میں اسلامی ملک اور غیر مسلمانوں کے سامنے ان کے گھروں اور گلوں میں جلوں نکال کر مطالبہ کریں کہ ان کے گھروں کے سامنے عیسائیوں کو خسور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو ہیں کی اجازات دے دی جائے۔ کیا کوئی معمولی سا عمل رکھنے والا فرد اس مطالبہ کو عقل و انصاف کے مطابق قرار دے سکتا ہے؟ خسور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس قبور کی اپنی بات ہے کوئی شخص اس بات کی بھی اجازات نہیں دے سکتا کہ اس کے خادمان کے کسی فرد کے خلاف آواز انعامی جائے یا اس کے متعلق ہزیاں کلکے عالم کر دیا جائے۔ جب کسی شخص کی غیرت اتنی معمولی بات گوارنیں کرتی تو پھر اپنی کرام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اس حم کی اجازات مانگنا دیج دیجی اور اعلان جگ کنسی تو اور کیا ہے؟ اس کی اجازات دینا توور کی بات ہے اس کا مطالبہ کرنے والوں کو احتجاج کی اجازات دینا بھی اسلام اور اسلامی قوانین کے خلاف ہے۔ ہم یہ مطالبہ کرنے میں حق چاہیں کہ پاکستان کی حکومت قانون کے ذریعہ پابندی عائد کر دے کہ اس قانون پر احتجاج کرنا بھی آئیں اور قانون کے خلاف ہے اور تو ہیں رسالت کے ذمہ میں آتا ہے۔ ایسے افراد کو جو اس قانون کو حم کرنے کا مطالبہ کریں ملک بھری سزا دی جائے۔ اس حم کا مطالبہ کرنے والے کی صورت میں پاکستان کے وقاووں نے ہوئے۔ آئیں سے بخلافات کا اعلان کرنے والے کس طرح پاکستان کے شریروں کو سختے ہیں اور اقوام متحدہ سے مخالفات کی اپیل کرنے والے پاکستان کے دشمن ہیں۔ حکومت کو فوری اقدامات کرنے پائیں۔ ہم میں عیسائی یہودوں کی خدمت میں در دنداں اپیل گریں گے کہ وہ ہم کے آلہ کارہن جائیں پاکستان میں رہنے ہوئے مسلمانوں کے جذبات کا احراام کریں۔ اگر یہوں کے جبر و انتہا اور حکم و حسم کے درمیں جب مسلمانوں نے خسور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو ہیں کی اجازات نہیں دی۔ اس درمیں جب مسلمان حضرت میں علیہ السلام کی علیمتوں کے لئے مرا زاغام احمد قابوی اور اس کی جماعت سے کھرا گئے اور جلوں میں جلاہہ داشت کیا تو پاکستان تو ایک اسلامی ملک ہے اور یہاں مسلمانوں کو اپنے قوانین و ضلع کرنے کا آزادوں حق ہے، وہاں کبھی خسور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا اپنی کرام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تو ہیں کی اجازات دی جائی گے؟ یہ قانون اقلیتوں کے لئے گوارنیں ہے اس قانون سے ان کی جاؤں کو تھنکا ہے اکیے قوانین منسوخ کر دیے جائیں تو پھر مسلم خود یہی ایسے لوگوں کے لئے سزا میں تجویز کریں گے اور اس لئے عدالت کا طویل عرصہ دکار نہیں ہو گا۔ اور اس لئے عیسائیوں کو چاہئے کہ وہ اس قانون کے تھنکا کے لئے آواز انعامی ہا کر کر محفوظار ہیں آقوام متحدہ نہیں پوری دنیا کو خسور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی علیمتوں کے مقابلہ میں قربان کیا جا سکتا ہے۔

تیرھوں عالمی ختم نبوت کا نفر نس بہ منگھم میں منظور ہونے والی قراردادیں

یورپیوں کو اکسانے کے لیے پہنچے قادیانیوں کا ہاتھ ہے۔ کوئی نکد قادیانیوں کی کہلوں میں سب سے زیاد انجیا کرامہ یہیم الاسلام کی توجیہ کی گئی ہے۔ یہ اجلاس یہاں پر کے طبقہ کرتا ہے کہ قادیانیوں کے آنکھ کارہ ہیں۔

یہ اجلاس امریکہ کی جانب سے مدد ہی آزادی کے سرویکٹ کے اجر اور اس کے مطابق اہدا کے قصین کو عالم اسلام کے اسلامی اور مذہبی معاملات میں بدافالت تصور کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ فوری طور پر اس قانون کو ختم کرے اور آنکھوں کے لئے پاکستان اور عالم اسلام کے مذہبی معاملات میں بدافالت کا معاملہ ختم کرے۔ ہمورت دیگر عالم اسلام مجبور ہو گا کہ وہ تحدیوں کو امریکہ اور مغرب کی اسلام و شریعی کے خلاف لا جو عمل نیاز کرے۔

یہ اجلاس امریکہ میں لوگوں فرخان کی جانب سے تلاش عطا کی توجیہ اور تشریف کو تشویش کی گئی ہے اور کچھ ہوئے مسلمانوں سے اپل کرتا ہے کہ وہ دینی نیشن میں شمولیت اختیار نہ کریں ہا کہ ان کے علاوہ خراب نہ ہوں اور وہ اپنے دین پر قائم رہیں۔

یہ اجلاس پاکستان کی جانب سے اپنے دفاع اور تحریک کے لئے ایشی و ہماکار کرنے کے عمل کو قصین کی گئی ہے اس سے دیکھتے ہوئے قوم سے اپل کرتا ہے کہ اس ایشی و ہماکار کے بعد امریکہ اور مغرب کی جانب سے جو بے جا پانہ یاں عالم کی جاری ہیں اس کے خرپور دفاع کے لئے قوم تحدی ہو جائے اور ساوی کی اختیار کرتے ہوئے غیر ملی اہدا پر اتحاد ختم کرے اور ملک کے دفاع کے لئے ہر ممکن تعاون کرے۔ یہ اجلاس ڈاکٹر ہد القدری خان اور دیگر شریک کارائیجمنٹس کی خدمات کو خزانہ ہیں پیش کرتا ہے۔ اور اس مسئلہ میں مرزا طاہر کی جانب سے ڈاکٹر ہد القدری خان اور ڈاکٹر انجیمیر اس کی خدمات کو اس کا کریمہ دینے کی نہ ملت کرتے ہوئے مطالبہ

قادیانی عبادت گاہیں قائم ہو جیں یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ مرزا طاہر اگر اپنے دعویٰ میں صحابے تو مرزا کی مردم شاری میں حصہ لیں اور اپنا پانی قوم کا ہم قادیانی کی حیثیت سے درج کرائیں تاکہ جو جو داشت ہو جائے۔

یہ اجلاس لاہور کے یوسف مغلون اور گورنر شاہی کے تلاش عطا کم اور جموں اس کی مکمل تردید کرتے ہوئے ان عطا کم کو خلاف اسلام قرار دیتے ہوئے مطالبہ کرتا ہے کہ ان دونوں کے تلاش عطا کم جو کہ حضور اکرم ﷺ اور بیت اللہ شریف کی توجیہ پر مبنی ہیں مقدمات درج کر کے فوری طور پر مقدمات چلا کر فیصلہ کیا جائے اور ان کو قرار واقعی سزاوی جائے۔

یہ اجلاس توجیہ رسالت قانون کو مبنی من قرار دیتے ہوئے پاکستان کے تمام اتفاقوں سے مطالبہ کرتا ہے کہ دو پاکستان میں رہتے ہوئے اسلام کے قوانین اور پاکستان کے مسلمانوں کے جذبات کا

۱۷ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یہ فرضیہ الشان اجتماع مرزا طاہر احمد قادیانی کی ذریعت کی ارتدادی سرگرمیوں کو تشویش کی گاہ سے دیکھتا ہے اور حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ جب آئین پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے اور پاکستان کی عدالت غلبی اور عدالت عالیہ نے بھی قادیانیوں کو تلاش عطا کم اور مرزا طاہر احمد قادیانی کی طرف سے جماعت دعویٰ نہوت کے بعد قادیانیوں کا اس کوئی تسلیم کرنے کی وجہ سے ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے اس کے باوجود قادیانیوں کا اپنے آپ کو مسلمان کہنا مسلمان کہلوانے پر اسرار کرنا اور مسلمانوں کے شعائر کا استعمال کرنا۔ صرف آئین اور قانون کی خلاف ورزی ہے بلکہ عدالت عالیہ اور عدالت غلبی کی توجیہ بھی ہے اس نے حکومت پاکستان آئین کے مطابق ان کی ارتدادی اور تبلیغی سرگرمیوں پر پابندی عائد کر۔

یہ اجلاس مرزا طاہر کے ان بیانات کی نہ ملت کرتا ہے جو وہ گزشتہ کی سال سے اسلام اور پاکستان کے خلاف دے رہے ہیں۔ خاص طور پر مطلب کو پاکستان کے خلاف اسراہی ہے ہیں یہ اجلاس مطالبہ کرتا ہے کہ ان بیانات کا توہن لیا جائے اور حکومت پاکستان اپنے مقدار خانوں کو پابند کرے کہ وہ قادیانیوں کا مکروہ ہواب ریں۔

یہ اجلاس مرزا طاہر کی جانب سے اپنے نہیں کو احمدی اسلام کرنے کی نہ ملت کرتے ہوئے ان کے ان تمام بیانات کی تردید کرتا ہے جس میں اس نے ذات انجیما اور سیکھیات کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ کو اپنے جو ہے نی کی حقانیت کی دلیل قرار دیا۔

یہ اجلاس اس بات کی بھی تردید کرتا ہے کہ گزشتہ کچھ عرصہ میں لاکھوں افراد نے قادیانیت کی اور کسی سو

کی طرف منسوب کرنا کسی طور پر درست نہیں۔ یہ اجلاس مطالبه کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادریانی لور ان کے ہدایات کی تفییض کرنے پر مقدمہ چالیا جائے اور بھائی مذہب اور قانون کے مطابق کامنہ حل کرے۔ یہ اجلاس تھیں کے مطابق کامنہ حل کرے۔ یہ اجلاس محارت کی جانب سے موجودہ سرحدی بھڑپاں کی مذمت کرتے ہوئے مطالبه کرتا ہے کہ فوری طور پر ان بھڑپاں کو بند کر کے تھیروں پر مظالم بند کئے جائیں۔

۲۸ یہ اجلاس امریکہ کی جانب سے مسلمان رہنماء عبد الرحمن مصری کی ہاجائز گرفتاری اور بیل میں انسانیت سوز سلوک کی مذمت کرتے ہوئے مطالبه کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر عبد الرحمن مصری کو رہا کرے اور ان کے ساتھ انسانیت سوز سلوک پر مسلمانوں سے معافی مانگی۔ اس طرح امریکہ کی جانب سے اسامہ بن لادن کی گرفتاری کی کوششوں کو مذمت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔

۲۹ یہ اجلاس امریکہ اور مغرب سے مطالبه کرتا ہے کہ وہ جزیرہ العرب سے اپنی فون واپسی بلائے اور اس علاقے میں بلاوجہ اپنی فوجوں میں اضافہ نہ کرے۔ بہودت دیگر مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ مجبور ہوں گے کہ امریکہ جرمن شریین پر تسلیم کے یہودی ثواب کے لئے راویہوار کر رہا ہے جس کی مسلمان کسی صورت میں اجازت نہیں دیں گے۔ اس سلسلہ میں یہ اجلاس الام حرم مدینہ شیخ علی عبد الرحمن الحنفی کے موقف کی جماعت کرتے ہوئے خادم الحریمین الشریین سے اجیل کرتا ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے فرمان کے مطابق جزیرہ العرب سے ان افواج کو واپسی کا حکم جاری کریں۔

۳۰ یہ اجلاس مطالبه کرتا ہے کہ حجۃ الجہادین کے رہنماء صدائے جہاد کے مدیر مولانا مسعود اکبر جو کہ گزشتہ پانچ سال سے ہندوستان کی قید میں بلاوجہ کر قرار ہیں لور ان پر مظالم احادیث ہائے ہیں ان کو لور ان کے دیگر ساتھیوں کی تحریک مصوّر اخپڑاں دیگرہ کو رہا کیا جائے۔

۳۱ مسلمانوں پر قلم و ستم کی مذمت کرتے ہوئے مطالبه کرتا ہے کہ ہندوستان اقوام متحده کی قراردادوں کے مطابق کشیر کا مسئلہ حل کرے۔ یہ اجلاس محارت کی جانب سے موجودہ سرحدی بھڑپاں کی مذمت کرتے ہوئے مطالبه کرتا ہے کہ فوری طور پر ان بھڑپاں کو بند کر کے تھیروں پر مظالم بند کئے جائیں۔

۳۲ یہ اجلاس بھارت کی اختیار پسند ہندو حکومت کی جانب سے ہندوستان کی مسائب خاص کربلاہی مسجد کے سلسلہ میں جارحانہ روایہ کی مذمت کرتا ہے اور یہ مطالبه کرتا ہے کہ عدالت کے نیمہ کے مطابق بذریعہ مسجد کی تعمیر کی جائے۔

۳۳ یہ اجلاس کو سود میں سربوں کی جانب سے مظالم کی مذمت کرتے ہوئے اقوام متحده سے مطالبه کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر کو سود میں مظالم بند کرائے۔ یہ اجلاس عالم اسلام سے مطالبه کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر کو سود کے مسلمانوں کی عملی امداد کریں اور سرب کو جنگ کے ذریعہ کو سود کو ٹھوکرنے سے بازرا بھیجن۔

۳۴ یہ اجلاس فلسطین نہاد اور تینہیا کے مسلمانوں پر اسرائیل ہرما حکومت اور تینہیا کی جانب سے مسلمانوں پر مظالم کی مذمت کرتا ہے اور مطالبه کرتا ہے کہ ان مسلمانوں پر مظالم بند کر کے ان کو آزادی دی جائے اور قبل اول کو مسلمانوں کے خالہ کیا جائے۔

۳۵ یہ اجلاس حکومت افغانستان کی توجہ اس طرف دلاتھا ضروری سمجھتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادریانی کی تمام کتابیں حضرت میسیح علیہ السلام کی توہین سے بھری ہوئی ہیں اور ان کے مذہب کا مداری حضرت میسیح علیہ السلام کی حکومت کو تسلیم کریں اور اقوام متحده میں اس کو نامنکری کریں۔

۳۶ کرتا ہے کہ قادریانیوں کی جانب سے ملک کو ایسی طاقت پر رکنے سے روکنے اور امریکہ کو ایسی راز فراہم کرنے کے خلاف کو طشت ازبام کر کے مرزا طاہر اور قادریانیوں کے بھوٹ پر پیگنڈاں کا جواب دیا جائے۔

۳۷ یہ اجلاس وزیر اعظم نواز شریف سے مطالبه کرتا ہے کہ دو انتخابات سے اگلے وعده کے مطابق فوری طور پر ملک میں اسلامی نظام ہافذ کریں تاکہ ایسی قوت میں جانے کے بعد ملک اپنے صحیح مقدمہ اور منزل کی طرف گامزن ہو۔ یہ اجلاس مطالبه کرتا ہے کہ فوری طور پر اتواری چیخی ختم کر کے جسد کی چیخی حال کی جائے اور ملک سے سعودی نظام کو ختم کیا جائے اور عملی طور پر اسلامی نظام ہافذ کیا جائے۔

۳۸ یہ اجلاس مطالبه کرتا ہے کہ ملک میں قادریانیوں کو حساس اور کلیدی محدود سے فوری طور پر در طرف کیا جائے خاص کر قادریانی اگلے میں محبوب الرحمن کو جو انصاب میں وکیل مقرر کیا ہے اس کو الگ کیا جائے تاکہ انصاب کے عمل کے ذریعہ قادریانی مسلمانوں کو بلیک میں نہ کر سکیں اسی طرح یوپی ایل سے کنور اور لس کو در طرف کیا جائے۔

۳۹ یہ اجلاس طالبان حکومت کی جانب سے افغانستان میں شریعی نظام کے نفاذ کو ٹھیک کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے ویگر مقابل گروپوں سے مطالبه کرتا ہے کہ وہ اسلامی نظام کے نفاذ کے لئے طالبان سے جنگ، مدد کرو۔ یہ اجلاس طالبان کے جماد کو شریعی جماد تصور کرتے ہوئے مسلمانوں سے اجیل کرتا ہے کہ وہ طالبان کی ہر ملکن بند کریں اور دنیا میں اسلامی ملکت کے قیام کی راہ بموار کریں۔ یہ اجلاس امریکہ مغرب اور اقوام متحده کی جانب سے طالبان کے ساتھ امتیازی سلوک کی مذمت کرتا ہے اور یہ مطالبه کرتا ہے کہ وہ فوری طور پر طالبان کی حکومت کو تسلیم کریں اور اقوام متحده میں اس کو نامنکری کریں۔

۴۰ یہ اجلاس ہندوستان کی جانب سے کشیری مسلمانوں کی تحریک آزادی کو فوج کے ذریعے دباۓ اور حکومت کا ان کو رعایت دینا لور ان کے مذہب کو اسلام کیا جائے۔

عبدالماجد پچھار ما سرہ مفسر قرآن روح ایمان جان دین
ہست حب رحمتہ للعلائیں
حب رسول کی اہمیت، قرآن و حدیث کی
روشنی میں:

قرآن حکیم میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم

وسلم کے ساتھ محبت کو ایمان کی بنیاد قرار دیا ہے، اور دنیا کی تمام اشیاء و اشخاص سے زیادہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت رکھنے کو کہا گیا ہے، ارشاد خداوندی ہے:

ترجمہ: "کہہ دیجئے کہ اگر تم سارے ماں، باپ، بیٹے بھائی، بیویاں اور قبیلے والے اور وہ مال ہے تم سمجھنے ہو اور تجارت جس کے گھنے سے ڈرتے ہو اور وہ مکانات جن کو تم پنڈ کرتے ہو، تم کو اللہ اور اس کے رسول سے اور اس کی راہ میں جہاد سے زیادہ پیاری ہیں تب انتظار کرو یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم جاری فرمائے۔" (سورہ التوبہ ۲۳)

اس آیت میں انسان کی اس محبت کا اثبات فرمایا ہے جو اسے مادر پر، دختر و پسر پر اور و خواہر، خویش اور قارب، تجارت و منفعت، قصر و باغ اور مال و زر سے ہوتی ہے، لیکن اس کے بعد احیت کا مسئلہ شروع فرمایا کہ اگر نہ کوہہ بالا محبت مغلوب ہے اللہ اور رسول کی محبت غالب ہے تب تو سب کچھ نجیک ہے لیکن خدا نخواست اگر اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے ان اشیاء یا ان اشخاص کی محبت بڑھ گئی تب معاملہ سخت مشکل ہے اور اس بارے میں جو اللہ چاہے گا حکم جاری فرمائے گا (اینی ایک سخت تم کے عذاب کی دھمکی ہے)

اس حقیقت کو صحیحین کی اس حدیث پاک میں کھولا گیا ہے:

مفهوم: "تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک

حب رسول ﷺ اور اس کے تفاضل

وہ ہے جسے کسی نے اچھا سمجھ لیا ہو، "گویا محبوب"

محبوب ہی ہے خواہ کوئی محب ہو کہ نہ ہو، مگر معموق، معموق نہیں جب تک کوئی عاشق موجود نہ ہو۔

یہی وجہ ہے کہ خدا عز و جل اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک کلام میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ کے ساتھ محبت کے لئے "حب"

اللفظ ہی استعمال ہوا ہے، عشق کا نہیں اور جب فقط حب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ملا دیا جائے تو ایک مرکب لفظ "حب رسول" بن جاتا ہے، جس کا مطلب ہے حضور

پاک سید الانبیاء، خیر البشر اور ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ قلبی تعلق و محبت اور ایسا قلبی رجحان جو انسان کے پورے وجود پر طاری ہو اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہر اشارے اور حکم پر جان دینے کے لئے تیار ہو۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت ہی جملہ فناگل کا اصل الاصول ہے۔ سرمایہ حیات ہے، قوت القلوب ہے، نہدا الارواح ہے، قرۃ العيون المؤحدین ہے، حیوة الابدان ہے، دل کی زندگی ہی، زندگی کی کامیابی کی عالمت ہے، محبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی شرط ایمان بلکہ اصل ایمان ہے۔ بقول شاعر۔

محمدؐ کی غلائی دین حق کی شرط اول ہے اسکی میں ہو اگر خاہی تو سب کچھ تاکمل ہے بعض طفیل بر سار خویش را کہ دین ہمہ اوس تک مجبوب ہے جو نی الواقع اپنے اعلیٰ کمالات کی وجہ سے محبت کے جانے کے ثابت ہو، معموق

حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی وہ متعال عظیم ہے کہ اگر وہ ان کے دل میں ہے تو دنیا کی ساری دولت اور عزت و وجہات ان کے ہاتھ میں ہے لیکن اگر ان کے دل حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عشق صطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی ہیں تو پھر دنیا کا سب کچھ ہونے کے باوجود بھی وہ حی دست اور ملی حیات کی بقاء سے محروم ہیں۔

قبل اس کے کہ حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قرآن و حدیث سے ایک اجمالی لفظ پیش کر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کا ذکر کیا جائے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ لفظ "حب" کا مفہوم واضح کر کے یہ وضاحت کر دی جائے کہ "حب" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا مطلب ہے؟ ماہرین لفظ نے لفظ "حب" کے مختلف معانی لکھے ہیں جن میں روشن، پاکیزہ، صاف، شفاف اور اصل کے بہت مشور ہیں۔ بعض نے حب کے معنی شوق الی المعحوب اور ایثار للمحیوب بتلائے ہیں اور کچھ واضح عن افت نے حب کا معنی قلب کو مراد محبوب کا تابع ہانا بتلایا ہے۔ بعض نے حب (محبت) اور عشق میں فرق سے لفظ "حب" کے مفہوم کو واضح کیا ہے۔ محبت (حب) روح کے میلان صبح عحد کا نام ہے اور عشق میں اس کا پایا جانا ضروری نہیں۔ محبوب وہ ہے جو نی الواقع اپنے اعلیٰ کمالات کی وجہ سے محبت کے جانے کے ثابت ہو، معموق

ساتھ تمہاری محبت کیسی ہوتی تھی، فرمایا بخدا انی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو مال و اولاد، فرزندوں اور سے زیادہ محبوب اور اس سے زیادہ پیارے تھے، جیسا الحمد اپنی بیوی سے کہا ہے۔“

یہ وہ محبت اور عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم تھا جس کے زیر اثر غزوہ تبوك سے قبل جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے مال امداد کے لئے فرمایا تو سب نے مقدور بھر اپنے اہمیت لائے اور حضور علیہ السلام کی خدمت میں پیش کر دیئے اور صدیق اکابر رضی اللہ عنہ نے اپنا مال و مماثع خدمت نبھوئی میں نذر کر دیا۔ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان سے دریافت کیا کہ اے ابو بکر صدیق تم نے گھر میں بھی کچھ چھوڑا؟ تو انہوں نے بقول اقبال یہ عرض کیا۔

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس صدیق کے لئے ہے خدا کا رسول بس آخر اس ہستی کے ساتھ کیوں نہ پیار کیا جائے جو سرماں نہیں کر طموع ہوا۔ جس نے قلب انسانی کی تاریکیوں اور ظلمتوں کو اجالوں میں بدل کر رکھ دیا۔ جس نے باطل کا طیسم توزا انسانیت کا رشتہ اللہ سے ہوڑا، تکوار بھی دی قرآن بھی دیا۔ دنیا عطا کی اور عقبی بھی، ساری انسانیت کو جہالت اور گمراہی کے چاہ عین سے نکال کر اونچ کمال تک پہنچا دیا اور راہ ہدایت دکھائی۔ بے گھروں کو جائے پناہ دی، بے تاج سروں کو شہرت کی دستار دی، مردہ دلوں میں ابھی نندگی کی روح پھونک دی، اندھوں کو آنکھیں، بہروں کو کان، عاقل کو دل اور مردوں کو سیکھائی دی۔ عادلانہ طرز حیات کی بنیاد رکھی استقامتِ عمل، بلند حوصلگی، فراخندی، ایفاۓ عد و رواداری کی تعلیم دی، محابہ نفس، تصور آخرت، برائی سے نفرت اور اچھائی کی ترغیب دی۔ آفاق و افقیں کے احوال کے

کی جانب وہ آنکھ اخخار کرنیں دیکھتے۔ عروہ نے یہ سب کچھ دیکھا اور قوم سے آگر بیان کیا:

”لوگو! میں نے کسی بھی دیکھا اور قیصر کا دربار بھی دیکھا۔ نجاشی کا دربار بھی دیکھا مگر اصحاب محمد جو تنظیمِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی کرتے ہیں وہ تو کسی کو بھی اپنے دربار اور اپنے ملک میں حاصل نہیں۔“

زید بن دشنہ رضی اللہ عنہ کو کفار نے پکڑ لیا اور قریش نے قتل کے لئے ان سے خرید لیا تھا۔ جب ان کو سولی دینے کے لئے لے چلے تو ابوسفیان بن حرب نے ان سے کہا ”زید تجھے خدا کی قسم تم چاہتے ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چنانی دی جاتی اور تم اپنے گھر میں آرام سے رہو“ زید رضی اللہ عنہ نے کہا:

”خداء کی قسم میں تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ میری رہائی کے بدالے میں نی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں مبارک میں اپنے گھر کے اندر کاٹنا گے۔“

ابوسفیان حربان رہ گیا اور یوں کہا کہ ”میں نے تو کسی کو بھی نہ دیکھا جو دسرے شخص سے ایک محبت رکھتا ہو، یہیے اصحاب محمد کو محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے ہے۔“

غزوہ احد کا ذکر ہے ایک عورت کا پیٹا، بھائی، شوہر قتل ہو گئے تھے وہ مدینہ سے نکل کر میدانِ جنگ کی طرف آئی۔ اس نے پوچھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ہیں، لوگوں نے کہا وہ تو پہنچیت ہیں جیسا کہ تو چاہتی ہے۔ بولی نہیں، مجھے دکھاؤ کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھے لوں۔ جب اس کی نگاہ چڑھہ مبارک پر پڑی تو بوش دل سے بول انھی کہ ”آپ کے ہوتے ہوئے سب مسیحیتیں برداشت کی جا سکتی ہیں اور آسان ہیں۔“

حضرت علی الرضا رضی اللہ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

مومن نہیں بن سکتا جب تک اسے میں (یعنی رسول اللہ) ماں، باپ، اولاد اور سب لوگوں سے بڑھ کر عزیز نہ ہو جاؤ۔“

اسی طرح ارشاد رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

مفہوم: ”یعنی تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں بن سکتا جب تک میں (یعنی رسول خدا) اسے اس کے مال و مال سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤ۔“

ایک اور حدیث میں فرمایا:

مفہوم: ”جس نے میری سنت سے محبتِ رکھی اس نے مجھ سے محبتِ رکھی اور جس نے مجھ سے محبتِ رکھی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔“

حضرات صحابہ کرام کی حضور اکرم سے محبت:

صحابہ کرام کو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے جو محبت و عشق تھا اس کا احاطہ تو یہاں دشوار ہے، البتہ چند واقعات نمونہ کے طور پر پیش کئے جائے ہیں:

عروہ بن مسعود ثقیفی کو قریش نے صلح حبیبی سے پہنچا پا نہ سپریتا کہ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں روانہ کیا تھا اسے سمجھایا تھا کہ مسلمانوں کے حالات کو غور سے دیکھے اور قوم کو آگر جاتا۔ عروہ نے دیکھا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہیں تو بیچہ آب و ضو پر صحابہ کرام یوں گردے پڑتے ہیں گویا ابھی لڑپڑے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لحاب دغیرہ کو زمین پر نہیں گرنے دیتے، وہ کسی کے ہاتھ پر روک لیا جاتا ہے، بنے وہ منہ پر مل لیتے ہیں۔ حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کوئی حکم دیتے ہیں تو تعلیل کے لئے سب دوڑتے ہیں، حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بولتے ہیں تو سب چپ چاپ ہو جاتے ہیں۔ تنظیم کا یہ حال ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ: "جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہیں عطا کریں اسے لے لو اور جس چیز سے منع کریں، اس سے باز آجائو۔"

حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ ہر اس شخص اور قبضت کا قوت بازو سے مقابلہ کیا جائے جو کسی بھی طور پر توہین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرکب ہو یا آخر نبوت کی بنیان مرصوص میں نقب زنی کرے، احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انکار کرے یا اصحاب "رسول" اور اہل بیت کرام پر کچھ اچھا لے کیوں نکلے۔

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اور زکوٰۃ اچھی مگر میں باوجود اس کے مسلمان ہونیں لکھا جب تک کہ مردوں میں خواجہ پیر کی عزت ہے خدا شاهد ہے کامل میرا ایمان ہو نہیں سکتا (ظفر علی خان)

آج اگر امت مسلمہ ایک بار پھر ایمان صحیح کے ساتھ حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنا شعار اور زندگی کا لا نکھ عمل بنالے تو وہ دن جلد آئے گا جب امت دوبارہ اپنی کھوئی ہوئی عزت اور طاقت حاصل کر لے گی اور اسلام کا ایک مرتبہ پھر پوری دنیا پر غلبہ ہو گا۔

شب گریزان ہو گی آخر جلوہ خورشید سے یہ چن ہمیور ہو گا لغہ توحید سے میں اپنے مضمون کو علامہ اقبال کے ان اشعار پر فتح کرتا ہوں۔

ہر کہ عشق مصطفیٰ سامان اوست بحر و بر در گوش دامان اوست کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و علی اللہ واصحاب

اجمعین ○

مسلمان باعزت زندگی کا حصول چاہتے ہیں تو انہیں سیرۃ نبویؐ کے مطالعہ سے قوت قلب کے لئے توانائی حاصل کرنا ہو گی

نے عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے زبانی دعوؤں اور بخوبی نعروں سے اپنے آپ کو مطمئن کر لیا ہے اور سنت نبویؐ سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ جس کو علامہ اقبال نے یوں ادا کیا ہے۔

تاشعار مصطفیٰ از دست رفت قوم را رمز بنا از دست رفت چنانچہ آج اگر مسلمان دوبارہ عزت و آبرو کی زندگی کا حصول چاہتے ہیں تو انہیں سیرت نبویؐ کا صحیح معنی میں مطالعہ کر کے اس سے قوت قلب کے لئے توانائی حاصل کرنا ہو گی اور ملت اسلامیہ کے عروق مردہ میں حب رسول کے پیغام کے ذریعے نئی روح پھوٹکتی ہو گی اور ملت اسلامیہ کو ایک دفعہ پھر اس کے حقیقی مقام تک پہنچانا ہو گا کیونکہ بتقول امام ابن تیمیہ کہ:

"ساری چیزیں چھوڑ کر صرف سیرت نبویؐ کے مطالعے اور اس میں تکفیر و تدریب کو اگر تم اپنے اوپر لازم کرلو تو مجھے یقین ہے کہ مسلمانوں کی روحلانی کمزوریوں اور یتاریوں کے لئے یہی نسخہ شفا ہو سکتا ہے۔"

حب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اہم تقاضا اتباع رسولؐ ہے یعنی صرف ذکر مصطفیٰ اور نعمت رسول مقبول پر ہی اکتفا کیا جائے بلکہ عملی طور پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر عمل کیا جائے اور اپنی سیرت اور صورت دونوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے مطابق بنایا جائے بہ طابق مقولہ کہ "محب و محبوب کا مطیع ہوتا ہے" قرآن حکیم نے اس حقیقت کو یوں آفکار اکیا ہے:

مطالعہ کا ذوق بخشا اور جدید علوم کی بنیاد رکھی۔ گم گشتہ راہ انسان کو صراط مستقیم پر گامزن کیا اور پوری انسانیت کو عالمگیر مساوات اور باتھی اخوت کا پیغام دیا۔ اکل حلال، صدق مقابل اور صبر و تکل کی تعلیم دی، انسان کو پر سکون اور باو قار مراجع عطا کیا، دنیا کو ابو بکر، عمر، عثمان و علی، مطہعہ، زید، خالد، معاویہ، ابن مسعود و ابو ہریرہ اور حسن و حسین رضی اللہ عنہم ہی سے معیاری انسان عطا کئے۔

وہ دنائے بدل ختم الرسل مولانے کل جس نے غبار راہ کو بخشا فروع وادی سینا نگاہ مشق و مسی میں وہی اول وہی آخر وہی قرآن وہی فرقاں وہی یہیں وہی ط ایسے اخلاق فاضلہ کے ہادی، ایسے محاسن جیلہ کے ماں، ایسے اشرف اقوال کے صاحب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے اپنے تو درکار غیر بھی مدد خواں ہیں۔ وہ چاہے برادر شاہو کہ مسٹر کارلاک ہو، ہری چند ہو کہ ثانی ہی، تمام ہی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں رطب للسان ہیں۔

حب رسول اللہ کے تقاضے:

یہ تو تقاضا ہستی کا ذکر جس کے ہم سب نام لیوا ہیں اور جن کی تعلیمات پر چل کر عرب کی جاں ترین قوم دنیا کی امام بن گئی اور قلیل وقت میں پوری دنیا پر چھاگئی لیکن آج اس عظیم عالمی راہنما، عرب و گجم کے نجات دہنڈہ، شرف انسانی کے ضامن، کائنات انسانی کے روح رواں، آفاقی پیغام دینے والے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی امت ذلیل و خوار کیوں ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ ہم نے جادہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر چلنا چھوڑ دیا۔ ہم نے آستانہ رسالت سے انحراف کیا ہے، ہم نہ اپنی نفسانی خواہشات کی تکمیل کے لئے پارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کو پست پشت ڈال دیا ہے۔ ہم

مولانا عبداللطیف مسعود، ذکر

خاتم الانبیاء و رسول اللہ ﷺ کے عالمگیر مigrations

شعبدہ اور مجروہ میں فرق و احتیاز:

ایک ماری اور شعبدہ باز ساہر بھی ایسے

خلاف عقل اور عادت کام کر دھاتا ہے اور انہیاے برحق علیہ السلام کے ہاتھ پر بھی ایسے امور صادر ہوتے ہیں تو ان میں بنیادی اور ثانیاں فرق یہی ہے کہ شعبدہ، شعبدہ باز کے اختیارات میں ہوتا ہے کہ جب چاہے ظاہر کر دے لیکن مجروہ رسول علیہ السلام، خدا کے اختیارات و قدرت کے تحت صادر ہوتا ہے نبی کے ارادہ و چاہت کے تحت نہیں۔ نیز شعبدہ میں صرف نظر بندی ہوتی ہے قلب ماہیت نہیں ہوتی مگر نبی کے مجروہ میں قلب ماہیت بھی ہو جاتی ہے۔ تجھے کچھ مداری کی دکھائی ہوئی مخالف یا کوئی کھانے کی وجہ کھا کر کوئی سیر نہیں ہو سکتا اور نہ ہی اس میں واقعی اضافہ ہوتا ہے مگر خدا تعالیٰ کے مقدس و مطهر رسول علیہ السلام کے مجروہ سے ظاہر ہونے والی چیزیں حقیقت پر نبی ہوتی ہیں وہ واقعہ ایک روٹی سے ۱۰۰۰ روٹیاں بن چکی ہوتی ہیں جن کو ۵۰۰ یا ہزار انسان کھا کر غذائیت حاصل کر لیتے ہیں بلکہ عام خوارک کی پر نسبت اس مجروہ کھانے میں بدرجہ غذائیت ہوتی ہے اوار و برکات ہوتے ہیں، جبکہ شعبدہ بازی کا نتیجہ محض نظر بندی ہوتی ہے۔ جیسے حضرت میں علیہ السلام نے جو چند روٹیوں اور چچھلیوں کے متعلق دعا فرمائی جس کی برکت سے وہ تھوڑا سا کھانا چار ہزار آدمی کھا کر سیر ہو گئے بلکہ پچھے ہوئے گلورے کے سات تو کرے چکی گئے۔ (متی ۱۵: ۲۲)

روئے قرآن نبوت بھی ثابت نہیں ہو رہی۔

الجواب بعون الوہاب الخاتم:

مختصر اور شانی جواب سے قبل مسئلہ مجروہ کے ماهیت و مفہوم، اغراض و مقاصد اور دیگر متعلقات کے متعلق مختصر سی وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

لقط مجروہ: علی زبان کا لقطا ہے جس کا مادہ مجروہ، معنی عدم قدرت، بے بی اور لاچاری ہے اور یہ لقط باب افعال سے اسم فاعل ہے۔ جس کا معنی ہو گا عاجز کر دینے والی بات، بے بی اور لکست خورہ کرنے والی چیز۔

شرعی مفہوم: اصطلاح شرع میں اس کا مفہوم یہ ہے کہ ”نبی و رسول علیہ السلام کے ہاتھ سے کسی ایسے فعل کا واقع یا صادر ہونا“ کہ جس کا کوئی غیر نبی مقابلہ نہ کر سکے۔ اس جیسا فعل کوئی انسان نہ کر سکے کو یا نبی کے اس کام اور فعل نے تمام انسانوں کو ہرا دیا۔ عاجز اور بے بس کر دیا، لکست دے دی، کوئی بھی انسان اس جیسا کام یا فعل نہ کر سکا۔

مجروہ دراصل فعل اتنی ہوتا ہے، جو کہ اس کے پچھے نبی کرم کے ہاتھ پر بعض حکمتوں اور مقاصد کے لئے ظاہر ہوتا ہے یہ مجروہ فعل خدا کی مرضی پر موقوف ہوتا ہے نبی کے اختیارات ارادہ کے تحت صادر نہیں ہوتا، اگر اللہ چاہے تو واقع ہو جاتا ہے ورنہ صرف نبی کی چاہت پر صادر نہیں ہوتا۔

وللہ الوازل علیہ بات من رہ، قل ائما الایات

عند اللہ، وانما انلنور میں ○

(سورۃ التکویت ۵۰)

ترجمہ: ”اور مکریں نے کہا کہ اس تبلیغ پر اس کے رب کی جانب سے مجروہ کیوں نہیں آتے۔ آپ فرمادیجئے کہ مجرمات تو اللہ تعالیٰ کے پاس یعنی اس کی قدرت و حکمت کے خزانے میں ہیں، میں تو صرف بربلا آگاہ کرنے والا ہوں۔“

اس مضمون و مفہوم کی دیگر آیات کے حوالہ سے یہ میں اور دیگر مکریں حق اعتراض کرتے رہتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی مجروہ نہیں ملا اور نہ ہی آپ نے ظاہر کیا۔ حالانکہ نبوت اور مجرمات لازم و ملزم ہیں۔ دیگر ہی انہیاے باہل مثل موسیٰ علیہ السلام، یحیاء و یوسف وغیرہ مرسلین برحق اور ہمارے خداوند یسوع مسیح کے مجرمات تو اتنے عام اور مشور ہیں کہ خود ہمارے قرآن مجید میں بھی ان کا تذکرہ ہے کہ آپ مردے زندہ کیا کرتے تھے۔ مادر زادہ انہوں اور کوڑیوں پر ہاتھ پھیر کر شناختے تھے۔ اس کے برعکس خود ہمارے قرآن میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی مجروہ نہ کرو نہیں بلکہ مجروہ طلب کرنے پر ہر دفعہ یہی جواب ملتا ہے کہ ” مجرمات تو خدا کے پاس ہیں، میرے پاس نہیں میں تو صرف وعظ و تبلیغ کرنے والا ہوں۔“ قرآن مجید کی کئی آیات میں یہی مضمون پہنچ کیا گیا ہے تو تلایے کہ ہمارے نبی ہمارے یسوع سے افضل کیسے ہوئے؟ ان کی تواریخ

تمام لفکر نے خود بھی پی لیا، جانوروں کو بھی پالا ہے جی کہ قالد کے تمام مشکروں اور برتوں کو بھی لیا گیا، غرض یہ کہ برکت و اضافہ طعام و آب کے لئے بے شمار واقعات کتب احادیث میں مذکور ہیں۔

تو یہ اضافے او حسن اور واقعی تحسیں، واقعہ خندق میں واقعی مختصر سے کھانے کو سمجھنے والوں نے پہٹ بھر کر کھایا اور بھرپور غذا ایسٹ اور توہائی حاصل کی، آپ کے دست سے پھونکنے والا پانی واقعناً "بابرکت پانی" تھا جس سے انسانوں کی پیاس بیکھی۔ جانوروں نے سیر ہو کر پیا، مشکروں سے بھرا ہوا کئی دنوں تک واقعناً پانی ہی رہا اور اپنے فوائد تاثیرات فراہم کر رہا۔ یہ کوئی واقعی طور پر نظر بندی نہ تھی اب اس کے مقابلہ میں دنیاۓ عالم کا کوئی تماشگر "ساحر" شعبدہ باز اور بداری ایسے خاتم پیش کر سکتا ہے ہرگز نہیں، ہرگز نہیں۔ تو اپنے قلوب و انہان میں یہ حقیقت پختہ کر لجھے کہ نبی کے مجھہ اور بداری کے شعبدہ میں حقیقت اور نظر بندی کا مقابلہ ہوتا ہے، قلب ماہیت اور محض دھوکہ نظر کا مقابلہ ہوتا۔

مجھہ اور شعبدہ میں اختیار و غیر اختیار کا پہلو:

مندرجہ بالا سطور سے آپ روز روشن کی طرح بکھر گئے ہوں گے کہ مجھہ فعل خداوندی ہوتا ہے اور اسی کے دائرة اختیار میں ہوتا ہے نبی ہر وقت اس کا انتہاء نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کے اختیار اور قدرت میں نہیں ہوتا۔ "حضرت مسیح علیہ السلام واقعی بیکم الہی مردہ زندہ کرتے تھے مگر ہر وقت نہیں اگر ہر وقت وہ کر لیتے تو آپ کے مرشد حضرت مسیح علیہ السلام جب شہید ہوئے تو انہیں ضرور زندہ کر لیتے۔ اسی طرح اور کمی انسان مرے ان کو زندہ کر لیتے مگر ایسا نہیں ہو سکا کیونکہ اس میں ان کا ذاتی

مذکور ہے تو یہ خدا کی حکمت کے تحت انتہاء مجھہ تھا۔ یہ فعل ذاتی طور پر مسیح علیہ السلام کی قدرت اور اختیار سے نہیں ہوا، مگر اس ناکبح گروہ نے ایسے مجزرات کو مسیح کی خدائی اور الوہیت کی دلیل بھالیا، جو کہ سراسر ان لوگوں کی کم عقلی اور گمراہی ہے۔

مسیح کا مردہ کو زندہ کرتا:

ایسے ہی (انجیل یوحنا ۱۰، ۲۲ و ۳۲) بھی صاف ہاتا ہے کہ آپ نے خدا تعالیٰ سے دعا کر کے مردہ (اعزر) زندہ کیا، نہ کہ اپنی قدرت سے، ایسے ہی تو لوقا میں مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نائین ہائی شر میں ایک یہود کے نبویوں میں کو بھی زندہ کر دیا تو لوگ پاکار اشے کہ "ایک بڑا نبی ہم میں اٹھا ہے اور یہ کہ خدا نے اپنی امت پر توجہ فرمائی ہے۔" (لوقا ۷، ۱۱ تا ۲۲) یعنی اللہ تعالیٰ نے امت اسرائیل پر رحم و کرم فرمایا کہ اس میں یہ عظیم نبی بیچج دیا۔ خدا کا پیٹا نہیں، نیز آپ نے بدروحوں کو بھی خدا کی قدرت سے نکالا، دیکھنے مکمل ازالہ دیتے تھے کہ یہ عجلوں یعنی شیطان کے تعاون سے بدروحوں کو نکالا ہے مگر مسیح نے فرمایا کہ "میں عجلوں کی مدد سے نہیں بلکہ خدا کی قدرت سے نکالتا ہوں۔" (انجیل) لہذا صاف معلوم ہوا کہ حضرت مسیح اور مقدس انسان اور نبی تھے نہ خدا

تھے نہ خدا کے بیٹے اس کے بعد ذیل میں یہد المرسلین ﷺ کے مجزرات کا تفصیل مطالعہ فرمائیے کہ کتنے ہی مواقع پر معمولی سا کھانا ہزاروں کو کغاہت کر گیا۔ جب کہ "خواری" مسلم اور دیگر کتب احادیث میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا واقعہ مذکور ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ و علیہ السلام و وادیہ کا پوالہ سارے اصحاب صد کو کغاہت کر گیا، سب نے خوب سیر ہو کر پا۔

اے۔ ایک دفعہ پانی نہ ہونے کی بنا پر آپ کی اگشناں مبارک سے پانی کے جسے پھوٹ لٹکے کہ

(مرقس ۱۸، ۱۰)

اسی طرح دوسرے موقعہ پر صرف پانچ روٹیوں اور دو مچھلیوں پر مسیح نے آسمان کی طرف دیکھ کر برکت چاہی تو وہ پانچ ہزار انسانوں کو کافی ہو گئیں بلکہ بچے ہوئے گلزوں کی بارہ توکریاں پانچ بھی گئیں دیکھئے (متی ۱۳، ۲۲ تا ۲۳، ۲۰ تا ۲۲ تا ۱۹ نجیل لوقا ۱۰، ۱۰ تا ۱۷ ایو ۱۶، ۵ تا ۱۰)

دیکھئے پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں حیتیتاً اتنی برکت بن گئیں تھیں کہ پانچ ہزار انسانوں نے پہٹ بھر کر کھائیں اور ان کی حیتیتاً ان سے غذا ایسٹ بھی حاصل ہوئی، کوئی نظر بندی یا شعبدہ بازی نہ تھا۔

اس کے برخلاف کوئی شعبدہ باز اور بداری والا یہ منظر پیش نہیں کر سکتا۔ ممکن ہے اس کی ساحرانہ روٹیاں حقیقت میں گور کے اپلے ہوں، تو نہ ان میں کوئی غذا ایسٹ نہیں ہے اور نہ ہی قلب ماہیت۔ بلکہ مخفی نظر بندی ہے لہذا یہ نمایاں فرق و امتیاز شعبدہ اور مجھہ میں کہ مجھہ میں واقعی قلب ماہیت ہوتی ہے اور شعبدہ میں صرف نظر بندی۔ دیکھئے (سعرو و اعن النہن) (القرآن) "یعنی ساحرانہ فرعون نے لوگوں کی آنکھوں کو سحر زدہ کر دیا جس سے رسیوں اور لاطھیوں کو وہ سائب محسوس کر رہے تھے۔"

اس کے برخلاف کلیم اللہ علیہ السلام کی لا غلی حیتیتاً" سائب بن کرجادو گروں کے تمام ڈرامہ بازی کو ہڑپ کر گیا یہ منظر دیکھ کر وہ جادو گر حقیقت کو پائی کے ہمارے مقابلہ کے یہ فعل جادو نہیں ہے یہ کو واقعہ قدرت الہی کا عظیم کرشمہ ہے۔

(وضاحت) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے یہ مجزرات برق ہیں جو کہ در حقیقت فعل خداوندی تھا اور حضرت نے خدا سے دعا کر کے حاصل کیا تھا، چنانچہ یہ دعا کا معاملہ صراحتاً" انجیل میں

ترقی یا اند صنعت ہو جس پر اس دور کے لوگ فخر کرتے ہوں تو اس دور کے نبی کو ایسے مہرات عطا فرمائے جاتے ہیں کہ جو ان کی اس عجیب ایجاد یا ترقی کا توزیٰ ہو۔ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں جادو گری کا بڑا شہر تھا ترقی مواثیروں کا ایک بے مثال نمونہ تھا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ایسے مہرات سے نوازا کہ وہ جادو گران کو دیکھ کر فوراً "بلا جھک" "امانت" رہدہ کر سجدے میں گر گئے۔ گواہ کلیم اللہ کے مہرات زمانہ کی موجود ترقی کا کامیاب توزیٰ تھا۔ اسی طرح زمانہ مسح علیہ السلام میں حکمت اور طب کا کافی شر قفا، تو اللہ کرم نے اپنے مقدس نبی کو ایسے مہرات سے نوازا کہ جن کے سامنے ان کی طبی صارت و مدادات بالکل بے بس تھی لاحاظہ تھی۔ اسی طرح خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں زبان آوری اور ادب و شاعری کا بڑا چھا تھا افراود عرب اپنے آپ کو عرب یعنی فصیح اللسان اور دوسرے کو بھی۔ معنی گوئا کہتے تھے۔ شراء اور خلیف حضرات اپنے قصائد و مطلبات کو تقاضرا خانہ کعبہ میں آؤیں اس کرتے تھے، باہمی مشاعرے بھی منعقد ہوتے تھے، ابی مجلس جتنی تھیں، غرض یہ کہ اس دور میں زبان آوری اور فصاحت و بلاغت کا بڑا چھا تھا، اس اصول سے آپ کے زمانہ مبارک میں کلیم اللہ والے مہرات کیسے صادر ہو سکتے تھے، یا حضرت میں علیہ السلام والے مہرات کیسے ظهور پذیر ہوتے، کیونکہ مہرات زمانہ کی کسی نیایاں چیز کا توزیٰ پیش کرتے ہیں۔ لہذا ایک نبی والے مہرے دوسرے نبی کے زمانہ میں ظہور پذیر نہیں ہو سکے، کیونکہ وہ موثر نہ ہوں گے، پھر کیونکہ مہرات نبی کی تعلیم کی تائید کرتے ہیں، لہذا ان مہرات کو اس نوعیت کا حامل ہوتا بھی لازمی ہے۔

بدیخنوں کو تعلیم حق فیض نہیں ہو سکتا، اس لئے وہ بہانہ سازی کرتے ہوئے مختلف انداز انتیار کرتے رہتے ہیں۔ مثلاً "کبھی کبھی ذات الانبیاء علیم السلام پر اعتراض" کر ایک بشر اور انسان ہو کر کیسے عمدہ رسالت پر فائز ہو سکتا ہے، نبی اور رسول تو کوئی آسمانی محقق یعنی فرشتہ کو ہونا چاہئے تھا، کبھی کہیں گے کہ یہ مسجد ہماری تسلی نہیں کرہا، امیں سابقہ نبیوں والے مہرات دکھائے جیسے موسیٰ علیہ السلام لاٹھی کو سانپ ہادیتے تھے، پھر سے چشمے جاری فرمادیتے تھے، حضرت میں علیہ السلام مردے زندہ کر دیتے تھے، مادرزادوں کو نجیک کر دیتے تھے، تو آپ اگر نبی

تو اگر مسح ہمہ وقت اپنے انتیار سے یہ کام لیتے ہوئے تو پھر اب نتیجہ کیوں نہ لکھا؟ لہذا اصل مسئلہ واضح ہو گیا کہ مسجدہ فعل خداوندی ہوتا ہے جب حسب ارادہ خدا تعالیٰ نبی کے دست مبارک پر ظاہر ہوتا ہے نبی کے انتیار میں نہیں ہوتا ایسے یہ مسکلے کے دوسرے مہرات کا

خاتم الانبیاء ﷺ کے مہرات ہزاروں ہیں وہ بھی ہر وقت نہیں بلکہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ظاہر ہوتے۔ چاہتا ہے ظاہر ہوتے ہیں

ہیں تو سابقہ نبیوں والے مہرات پیش فرمائے ہاکہ تم معیار الانبیاء پر سمجھ کر آپ کی ادائیگی متعلق فور کر سکیں۔ چنانچہ کئی آیات میں کفار کا یہ بہانہ مذکور ہے مثلاً "لَمَّا نَبَّأَهُنَّا كَمَا أَرْسَلْنَا الْأُولُونَ (الأنبياء: ۵)

کبھی انسی وہنی اختراع سے عجیب و غریب قسم کے مہرات کا مطالبہ کریں گے، جیسا کہ سورہ بنی اسرائیل کے آخر میں کفار کے طلب کردہ مہرات کا تذکرہ ہے۔

مہرات کی نوعیت اور غرض و غایبت

مقاصد مہرات:
یہ ہوتی ہے کہ اس دور میں جو چیز سب سے نیایاں اور انوکھی ہوتی ہے، یا اس دور کی کوئی

افتیار اور ارادہ و فعل نہ تھا۔

۲۔ وہ مسح جس کی دعا سے دو آدمیوں کا کھانا (پانچ روپی اور دو چھپلیاں) ۵ ہزار کو کفایت کر گیا بلکہ ٹکڑوں کی پارہ تو کریاں بھی سکیں، مگر ایک دفعہ جب آپ کو خود بھوک گئی تو ایک انجر سے پہل حاصل نہ کر سکے دیکھنے (انجیل متی ۱۸: ۲۱ تا ۲۲ مرق ۱۳: ۲۲ تا ۲۳)

تو اگر مسح ہمہ وقت اپنے انتیار سے یہ کام لیتے ہوئے تو پھر اب نتیجہ کیوں نہ لکھا؟ لہذا اصل مسئلہ واضح ہو گیا کہ مسجدہ فعل خداوندی ہوتا ہے جب حسب ارادہ خدا تعالیٰ نبی کے دست مبارک پر ظاہر ہوتا ہے نبی کے انتیار میں نہیں ہوتا ایسے یہ مسکلے کے دوسرے مہرات کا

حال یہ ہے۔ خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے مہرات ہو کہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں وہ بھی ہر وقت نہیں بلکہ جب اللہ تعالیٰ چاہتا ظاہر ہوتے۔ ورنہ شعب ابی طالب میں اتنی وقت پیش نہ آتی۔ غزوہ خدلق اتنی پریشان کن ہوئی کہ پہت پر پھر باندھنے پڑے، گواہ یہ ضابطہ ہر جگہ یکساں ہے۔ حضرت مسیح کے مہرات ہوں یا حضرت موسیٰ علیہما السلام کے یا خاتم الانبیاء رحمۃ للعلیمین صلی اللہ علیہ وسلم کے مہرات ہوں۔ سب کی حقیقت اور اغراض و مقاصد ایک ہی ہوتے ہیں لہذا وہ کسی بھی نبی کی الوہیت کی دلیل نہیں ہو سکتے بلکہ اس نبی کی صفات و خانیت کی دلیل ہوتے ہیں۔

آدم بر سر مطلب:

اس تمید کے بعد ساعت فرمائیے کہ:
"مُكْرِينَ حَقَّ كَمَرْأَةٍ شُرُوعٌ عَنِي سے يَكْسَابُ
رَبَّهُ اَنَّ كَمَرْأَةٍ قَوْلَ حَقَّ نَمِيزٌ ہوتا بلکہ محن
بہانہ راشی ہوتا ہے۔ کیونکہ انہیاں کرام علیم
السلام ابتدائے دعویٰ سے ہی بازن الہی حسب
ضرورت مہرات پیش کرتے ہیں مگر ان ازی

محمد طاہر رضا، لاہور

کس طرح چل رہی ہے؟

□ قادریانیت اپنے دو دھاری خبر سے کس طرح مسلمانوں کے ایمانوں کی شرگ کاٹ رہی ہے؟

□ قادریانیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان انہوں میں کیا کیا نہیں بکری رہی ہے؟

□ قادریانی نبوت پوری دنیا میں نبھی کے مقابلہ میں کس طرح متعارف کرائی جا رہی ہے؟

□ قادریانیت اسلامی شعائر کا کس طرح مثلہ کر رہی ہے؟

اور پھر اقامت اپنے تجربے کی آنکھوں سے یہ بھی دیکھا کہ جب ایک مسلمان قادریانیت کے کفر کو جانچ گیا..... قادریانی عقائد و نظریات سے واقف ہو گیا..... تو پھر..... !!!

□ ایک وقت تھا جب وہ قادریانی کو دیکھ کر دانت نکالتا تھا اب وہ قادریانی کو دیکھ کر دانت پیتا ہے۔

□ ایک وقت تھا جب وہ قادریانی سے ہاتھ ملاتا تھا اب وہ قادریانی سے دو دہاتھ کرنے کے لئے تیار ہے۔

□ ایک وقت وہ تھا جب وہ اپنے قادریانی دوست کو دیکھ کر خوشی سے اس کی آنکھوں میں چمک آجائی تھی، لیکن اب اس کی آنکھوں میں غیرت کی سرفی آجائی ہے۔

□ ایک وقت تھا جب وہ قادریانی کے ساتھ یہ پڑھ کر کہا کہ کھلیت تھا، لیکن آج قادریانی کو دیکھ کر اسے مغلی ہونے لگتی ہے۔

□ ایک وقت تھا جب وہ قادریانی سے گلے مٹا تھا، لیکن اب وہ قادریانی کا گلادیانے کے لئے بے تاب ہے۔

□ ایک وقت وہ تھا جب وہ قادریانی کا منہ چوتھا تھا، لیکن اب وہ قادریانی کے منہ پر تھوکتا ہے۔ علماء اقبال نے کیا خوب فرمایا ہے۔

ذرا نم ہو تو یہ مٹی ہری زرخیز ہے ساتی

قادیریانیت ایک حصہ کی تائیج

خوبست سے پاک ہو جائے۔

○ لیکن یہ نہ ہبی طبقہ ایسا کیوں نہیں کرتا؟

○ شاید وہ قادریانیت کو برائی سمجھتا؟

○ شاید وہ قادریانوں کی بلاکت خیزوں اور

شرائیکیزوں سے واقف نہیں؟

○ شاید وہ عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت اور

زراکت سے آشنا نہیں؟

○ شاید حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم

سے ان کا اچدھاتی تعلق نہیں؟

کچھ بھی ہو، دنیا اور آخرت کے حامی سے

سے ہماری جان نہیں چھوٹتی..... کیوں حق کو نہ

جانانا بھی جرم ہے، حق کو نہ مانا بھی جرم ہے، حق

کی حفاظت نہ کرنا بھی جرم ہے، تو آئیے سوچئے

ہم کتنے بڑے مجرم ہیں، تحفظ ختم نبوت سے

ہماری بے اختیالی، تحفظ ختم نبوت سے ہماری

لاپرواںی، تحفظ ختم نبوت سے ہماری بے رثی،

تحفظ ختم نبوت سے ہماری چشم پوشی، تحفظ ختم

نبوت سے ہماری عدم دلچسپی

ہمارے آقا جناب محمد رسول اللہ علیہ صلی

الله علیہ وسلم کو کتنا تڑپا رہتی ہے، کتنا رلاری

ہے، کتنی اذیت پہنچا رہی ہے؟

راقم الطور اپنے تجربے کی بیجاد پر بڑے

دلوں سے یہ کہ سکتا ہے کہ ہمارے معاشرے

میں قادریانیت صرف اس لئے زندہ ہے.....

کہ مسلمان نہیں جانتا کہ:

□ قادریانیت اسلام کے خلاف کس ہولناک

سازش کا نام ہے؟

□ قادریانیت اسلام کو ملیا سیت کرنے کے لئے

اے افراد ملت اسلامی! آج ہمارے ملک

پاکستان میں ہر ہر محلے میں مسجد ہے، دینی ادارے

ہیں، نہ ہبی جماعتیں ہیں، رفاقتیں تظمیں ہیں،

اسلامی عکسی پارٹیاں ہیں، نہ ہبی رسائل ہیں، اسلامی

صحافت کے علمبردار جرائد ہیں، نہ ہبی اشاعتی

ادارے ہیں، اسلامی ریسرچ سینٹر ہیں

لیکن دینی اداروں کے اس ہجوم میں

قادیریانی ہر بے آرام و سکون سے رہ رہے ہیں،

اور اپنے ارمادی مشن میں پوری قوتیں سے

سرگرم ہیں، اسلام کے متوازی ایک نیئی نبوت

اور نیا دین لا کر اسلام کی روح "عقیدہ ختم

نبوت" پر حملہ آور ہیں اور اپنی مکاری سے

مسلمانوں کو مردہ بنا رہے ہیں..... !!

لیکن یہ نہ ہبی طبقہ ان کا راست نہیں روکتا،

ان کا م مقابلہ نہیں ہتا، ان کے ارمادی تفنن

کو محوس نہیں کرتا، ان کے ایمان لیکن اور

اسلام سوز عقائد کا محاسبہ نہیں کرتا، ان کی

سازشوں کو طشت از بام نہیں کرتا، عوام manus

کو ان کی زہرناکیوں سے آشنا نہیں کرتا اور اگر

کہیں قادریانیت کے دام تزویر میں پھنس کر کوئی

مسلمان قادریانی ہو جائے تو اس سے صرف نظر

کرتا ہے۔

اگر صرف پاکستانی نہ ہبی طبقہ قادریانوں کی

سرکوبی کے لئے صرف ایک ہفت وقف کردے تو

پاکستان میں قادریانی نام کی کوئی خاکش ڈھونڈئے

سے بھی نہ ملے..... اور پاکستان قادریانیت کی

پاکار پر بلیک بلیک کرتے ہوئے کلی کلی کوچہ کوچہ مسلمانو!

مسلمانو! اس وقت روئے زمین پر قادیانیت
قریبہ قریبہ بھتی بھتی گاؤں گاؤں، شر شر اور
مکہ مک تحفظ ختم نبوت کی روشنی بھیج دیں۔
سماںے حق کی جرات سے تو زندہ کر زمانے کو
غاموش رہنے والے لوگوں سے بڑھ کر مجرم کوں
کر تجھے ساتھ دیاں میں ہزاروں دل و حزکے ہیں
ہوں گے؟

اوہ یکتے ہیں کہیں میں مجرم تو نہیں، کہیں
آپ مجرم تو نہیں؟ آؤ جلدی سے اپنی شناخت
پر پیدا کرتے ہیں، مہدا کہیں اللہ کے عذاب کی
بجلیاں کڑاک پڑیں، کہیں اللہ کے عذاب کے
بادل شعلوں کی بارش پر سادیں، کہیں فرشتے زمین
کے اس نکلوے کو اخاف کر آسمان پر لے جائیں اور
پھر اسے پیچے پیچے دیں..... جلدی پیچے جلدی
پیچے.....

پاکار پر بلیک بلیک کرتے ہوئے کلی کلی کوچہ کوچہ
مسلمانو! اس وقت روئے زمین پر قادیانیت
سے بڑھ کر برالی کیا ہو گی اور اس برالی کو دیکھ کر
غاموش رہنے والے لوگوں سے بڑھ کر مجرم کوں
کر تجھے ساتھ دیاں میں ہزاروں دل و حزکے ہیں
ہوں گے؟

اے افراد ملت اسلامیہ! انھوں نے کے
لئے..... اللہ کے رسول کے لئے..... اللہ
کے دین کے لئے..... جاؤ..... اور جاؤ.....
اور قادیانیوں سے بر سریکار ہو جاؤ۔

اے میرے مسلمان بھائیو! حضور سرور
عالم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک فرمان خصوصی توجہ
سے منے ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا "جو لوگ مکر کو دیکھیں اور بدلنے کی
کوشش نہ کریں تو بعد نہیں کہ اللہ تعالیٰ برالی
کرنے والوں اور اس کے دیکھنے والوں کو ایک

ختم نبوت دین کی اساس ہے، ختم نبوت
دین کی روح ہے، ختم نبوت دین کی آبرو ہے،
مسلمانو! جو شخص تحفظ ختم نبوت کا کام کرتا
ہے!

وہ کلمہ طیبہ کی حفاظت کرتا ہے، وہ اللہ کی
تجید کی حفاظت کرتا ہے، وہ اللہ کے قرآن کی
حفاظت کرتا ہے، وہ ناموس رسالت کی حفاظت
کرتا ہے، وہ انگیائے سابقین (علمیم السلام) کی
مدافت کی حفاظت کرتا ہے، وہ فرشتہ و می
حضرت جبریل علیہ السلام کے امین ہونے کی
حفاظت کرتا ہے، وہ احادیث رسول اللہ کی
حفاظت کرتا ہے، وہ مکرمہ کی حرمت کی
حفاظت کرتا ہے، وہ مدینہ منورہ کی عصمت کی
حفاظت کرتا ہے، وہ حجج بیت اللہ کی عظمت کی
حفاظت کرتا ہے، وہ رضہ رسول کی ناموس کی
حفاظت کرتا ہے، وہ صحابہ کرام کی عزتوں کی
حفاظت کرتا ہے، وہ اہل بیت کے نقصان کی
حفاظت کرتا ہے، وہ ملت اسلامیہ کے ایمان کا
چوکیدار ہے، وہ وحدت امت کا نائب ہے، وہ
اسلامی ٹکر جہاد کا علمبردار ہے، وہ پاکستان کی
نظریاتی اور جنگی ایمنی سرحدوں کا محافظ ہے، وہ
وطن عزیز کے غلاف سازشیں کرنے والے
غداروں کے لئے مجاہد کبیر ہے، وہ یہود و نصاریٰ
کی خطرناک چالوں کو ناکام بنانے والا بیدار مفر
پاہی ہے اور جو شخص تحفظ ختم نبوت کا کام
نہیں کرتا..... وہ ان تمام اسلامی عظموں سے
پلتوچی کرتا ہے..... مہ مولتا ہے.....
بے رخصتی کامظاہر کرتا ہے.....!!!!

کیونکہ یہی عمد حاضر کا سب سے بڑا جہاد ہے،
یہی وقت کی آواز ہے، یہی اسلام کی صدائے،
یہی عشق رسول اللہ کی دلیل ہے، اور یہی
شناخت رسول کا ذریعہ ہے۔

تو آئیے! اسلام کی اس صدای جہاد کی اس

عبد الحق گل محمد ایںڈ سنز

گولڈ اینڈ سلور مر چنیش اینڈ آرڈر سپلائرز
شاپ نمبر این۔ ۹۱۔ صرافہ بازار
میٹھا در کراچی، فون: ۷۳۵۵ ۷۳

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے

آسمانوں کی زینت ستارے، خانم کی زینت نہروں

سنارا جی ولر

فون نمبر: ۷۲۵۰۸۰

صرافہ بازار میٹھا در کراچی نمبر ۲

ذیشان حیدر، کراچی

غرض یہ کہ انگلیس میں مسلمانوں نے اہل یورپ کو جو کچھ دیا وہ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ اور آج ہم اس قدر گرچکے ہیں کہ جس قوم کو ہم نے تن ڈھانپنے کا طریقہ بتایا۔ اس نے اپنی گندی ثافت کے جراثم ہماری جھولیوں میں ڈال کر ہمارا تن ڈھانکا دیا ہے۔ آج کانوں جوان اردو کے مقابل میں انگریزی بولنے کو ترجیح دیتا ہے، عربی اور فارسی کا تو ذکر ہی کیا اس وقت منیر جعفری کا ایک خوبصورت شعر یاد آرہا ہے کہ۔

پڑھ کر انگریزی نہ تو انگریز کے ہاتھوں میں کھینچ اس سے بہتر ہے کہ تو پڑھ فارسی اور پڑھ تمل پوں تو اردو زبان قومی زبان ہے کب تک آخر تو پڑھ رکھے گا انگریزوں کی نسل انگریزی تعلیم حاصل کرنے سے کیا کوئی نیکیز، نجٹن یا پٹنی سن بن گیا؟ ہاں یہ ضرور ہوا کہ کو اچلا جس کی چال تو اپنی چال بھی جھول گیا۔ مشاہدہ میں صاحب! آپنے الی وی کو اسلامی ثافت کا آئینہ اور فروغ کا موجب قرار دے دیا ہے جب سے پی ایلی وی یا ایس ایلی این قائم ہوا ہے۔ مجھے بتائیے انہوں نے نوجوانوں کو کیا دیا؟ جو کچھ ان میں دکھایا جا رہا ہے کہ کیا وہ اسلامی ثافت ہے؟ خاندانی منصوبہ بندی کے غیر اخلاقی اشتخارات نے ہمکم غاشی سے بھر پور پروگرام، طوائفوں کے انترویونی نسل کے مخفی ہذبات کو ابھارنے کے لئے ذرا سے ریڈیو سے رمضان المبارک جیسے مینے میں گانے، کیا یہ اسلامی ثافت ہے۔ جو آپ ۳۸ ممالک میں دکھا کر اسلامی ثافت کو بढ़انم کر رہے ہیں، جو کچھ فلموں میں دکھایا جا رہا ہے کیا وہ اسلامی ثافت ہے؟ اگر یہ سب مغلبی ثافتی اور بھارتی ثافتی خبرات کو

یہ مسلمانوں کے ہیں کہ یہ کیا کہ شہزادی ہے؟

خاندان کا نام و نشان مث چکا ہے، چونکہ ہے، جیاں، غاشی، عربانیت وغیرہ ان کی ثافت کا حصہ ہے۔ لذاب و ان تمام برائیوں کا بڑی ڈھانکی کے ساتھ پر چار کرہے ہیں اور ان پر فخر بھی کرتے ہیں۔

ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ جس طرح انگلیس کے مسلمانوں نے اہل یورپ کو وحشیانہ زندگی سے نجات دلائی، آج ہم اس فرض کو سنبھالے ہوتے لیکن افسوس صد افسوس آج ہم خود اس لعنتی ثافت کی انہی تقلید کر رہے ہیں۔ میرے

بھائیو! انگلیس میں مسلمانوں سے قبل یورپ کے عیسائی جانوروں کی سی زندگی بر کرتے تھے مسلمانوں نے انہیں معاشرہ میں رہنے کا سلیقہ بتایا۔ حتیٰ کہ طبلطہ کے ایک رئیس رہمندی کی زیر گرانی مترجمین کا ایک ادارہ قائم ہوا۔ جمال مشہور عرب تصنیف کالاطنی زبان میں ترجمہ ہوا تھا۔ ترجمہ کا یہ مسئلہ تیرھویں صدی عیسوی تک جاری رہا، ایک بیان کے مطابق تین سو سے زائد عربی کتابوں کے ترجمے اس ادارے میں لاطنی زبان میں ہوئے۔ مسٹر اسکات لکھتے ہیں کہ "انگلیس اسلامی حکومت کے زیر سایہ چکاس سال کے اندر بھی تندیب کے اس نقطہ پر پہنچ گیا، جمال تک اٹلی کی حکومت کے ماتحت پہنچنے میں ایک ہزار برس لگے۔" ایک اور انگریز مصف رابرٹ کے الفاظ میں "یورپ کی حیات نو کا گوارہ اٹلی نہیں انگلیس تھا۔"

ملکتِ اسلامیہ میں ایک اور نئے قدر کا آغاز غیرتیب ہونے والا ہے۔ جس کا نام ہے "پی ایلی وی ورلڈ" اس چیل سے متعلق ۱۴ جولائی کے قوی اخبار میں جناب نواز شریف صاحب نے کہا کہ "ہمارے تمدن کو کوئی تندیب صاف نہیں کر سکتی پاکستان نیلی ویژن کا ورلڈ سینٹلاتھ چیل ہمارے محمدہ تمدن کا عکاس ہو گا۔"

نواز شریف صاحب کے اس بیان کے جواب میں علامہ اقبال کا یہ شعر رقم کروں گا کہ

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہندو یہ مسلمان ہیں جنہیں دیکھ کر شہزادی میں یہود اصل وجہ تحریر مشاہدہ میں سید جو کہ "وزیر اطلاعات و فروغ ابلاغیات ہیں" کا درج ذیل بیان ہے انہوں نے اسلامی ثافت کی دھیان بکھیرتے ہوئے کہا کہ "سینٹلاتھ چیل اسلامی ثافت کا آئینہ اور اس کے فروغ کا موجب ہو گا۔"

ثافت دراصل کسی بھی قوم کی ثافت ہوتی ہے، جس سے اس قوم کی پہچان کی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر مغلی ثافت کو مد نظر رکھتے ہوئے اگر ہم بات کریں تو ہم دیکھتے ہیں کہ موسمی، رقص و سرود، بے جیاں، غاشی، عیاشی، شراب نوشی عام ہے۔ اخلاقی اقدار کا نقطہ ہے۔ چادر اور چار دیواری کا تصور ناپید ہے۔ عورت آج بھی ذلت کے سندھر میں سرتپا غرق ہے۔

گزارش ہے کہ خدا امک و قوم کو جاتی کے
دھانے تک نہ لے جائیں۔ آپس کی رنجش
بھڑے بھلاکر قوی مخادعات کے متعلق سوچیں،
ویسے اس وقت اطہر شاہ خان المعروف "جیدی"
کا مزادیہ اشعار یاد آ رہا ہے کہ۔

رج ادا کرنے گیا تھا قوم کا لیڈر کوئی
ستجدادی کے لئے شیطان کی جانب گیا
ایک پتھر بھیکنے پر یہ نہ اس نے سنی
تم تو اپنے آدمی تھے تم کو آخر کیا ہوا؟
آپ سے رخصت ہوتے ہوئے اقبال کا
ایک شعر رقم کرنے کا جی چاہ رہا ہے جس میں
انہوں نے جو پیش گوئی کی تھی مستقبل کی وہ آج
کس حد تک تھیک ہے سوچنا آپ نے بھی ہے
باقی اقبال۔

تمہاری تندیب اپنے بخوبی سے آپ خود کشی کرے گی
جو شاخ نازک پ آشیانہ بنے گا تاپنیدار ہو گا



ہم سب کا دلیں فرض ہے۔ اس فرض کا قرآن
وازی میں والے صدر صاحب پر بھی ہے اور
رائے نہ والے نواز شریف صاحب پر بھی ہے۔
قیامت کے دن آپ سے پوچھ ہو گی۔ آپ قوم
کے حاکم نہیں بلکہ غلام ہیں، اسلامی مملکت میں
شراب خانے کھلوانے کا دہال بھی آپ کے
کانہ جھوپ پر ہو گا، صرف اصحاب کینیاں یا امن
کینیاں قائم کرنے سے حالات تھیک نہیں ہوں
گے ایک اصحاب کی عدالت اور بھی ہے، ایک
اعمال کا اکاؤنٹ اور بھی ہے، ضرورت دنیا میں
اکاؤنٹ کو ڈالروں سے بھرنے کی نہیں ہے بلکہ
اور پر جو خالی اکاؤنٹ ہیں انہیں بھی بھرنا ہے۔
ابھی بھی وقت ہے وگرنہ اور کری ری سمجھنے لگی
تو۔

آگے ہو حالات کی نہ چ کسی دن
علوم ہو جائے گا خدا ہے کہ نہیں
اور ساتھ ساتھ ان تمام سیاستدانوں سے

ہماری ثافت کما جا رہا ہے تو خدا کی تمہیں لعنت
بھیجا ہوں ایسے جیل اور ایسی ثافت پر۔
ثافت کے ڈاکٹر بہان احمد فاروقی نے
برے خوبصورت انداز میں تعریف کی ہے کہ
"تندیب کو انگریزی میں لکھ کر کتے ہیں جو جمیں
زبان کے ایک لفظ کلتور" سے متفق ہے۔ جس
میں جو شے بونے اگائے کا استغفار پایا جاتا ہے، مگر
جو کچھ جوتا جاتا ہے وہ زمین نہیں بلکہ انفرادی
اور اجتماعی ذہن ہے اور جو کچھ اکایا جاتا ہے وہ
انج کی نصل نہیں بلکہ یکسانی کروار کا وہ نمونہ
ہے جس کی بدولت کسی گروہ میں وحدت کا شعور
راخ ہوتا رہتا ہے۔" اس تعریف کی روشنی میں
اگر ہم لی وی، "وش ایشنا، کیبل سسٹم اور سینماہال
کے سیاہ کارنائے دیکھیں تو بخوبی اندازہ ہو جائے
گا کہ ان شعبوں نے نسل نو کے ذہنوں میں کس
ثافت کو زندہ کیا ہے؟ بلکہ جو تندیب اور شرم و
جیاء ہماری نوجوان نسل میں تھی وہ بھی ختم ہوتی
چاری ہے بقول شاعر۔

نئی تندیب نے وہ ہیراں بخشنا ہے جسموں کو
کہ چھپ کر لاکھ پر دوں میں عیانی نہیں جاتی
اس کے علاوہ کیف اعظم آبادی صاحب
نے اس شعر میں بھی اس ملے کی جانب قدم
پڑھایا ہے۔

پھیلی ہوئی ہے شہر میں عروانیت کی الگ
تندیب کے بدن سے قبا کون لے گیا
مشابہ سین سید صاحب! اسلامی ثافت نو
ایک نمایت پاکیزہ اور سادہ سی ثافت ہے، اس کا
 مقابلہ دنیا کی دوسری کوئی ثافت نہیں کر سکتی
ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمیں دوسری
قوموں (باطل) کے پھیلانے ہوئے جال سے لکھنا
ہو گا۔ اپنی زبان اپنے قوی لباس، اپنے دن سے
محبت کرنی ہو گی۔ معاشرے کو ان تمام برائیوں
سے پچا ہو گا، جو مغرب میں رائج ہیں۔ یہ کام
کسی ایک فرد یا کسی ایک جماعت کا نہیں ہے یہ

فیضانِ رسول اللہ ﷺ

پروفیسر طفیل الرحمنی

میں سے اٹھے اور کرم اور اس طرح مرے۔ بھی سیراب ہو جائیں نہ میں ترسوں نہ تو ترے
نہ دریاؤں سے ممکن ہے نہ وہ ممکن سند رے جو سیراہی ملے گی ہر میں اک جام کوڑے
میں توحید، ذوق بندگی، شوق جیسی سائی۔ بھی کچھ تو ملائم کو رسول اللہ ﷺ کے درے
ہزاروں لالہ و گل کمل پکے ہیں دہر میں لیکن نہیں نسبت کسی کو آمنہ کے اس گل ترے
نہیں دیکھتی ہیں آج بھی اہل بہیرت کی کہ اک عالم منور ہے جمال روئے انورے
ہنستا نہیں راہ ہدایت سے کوئی ہم کو رہے گارابطہ بب تک رسول اللہ کے درے
خدا اس طرح رنگ دے نبی کے عشق میں مجھ کو کر فیضانِ رسول اللہ جاری ہو مرے گمرے
طفیل بے نواسِ گرم رہ مدعی پیغمبر ﷺ میں
تری نعمت لکھی جائیں گی اک دن خامد زرے

کے خلاف لکھنے اور پولنے لگے اور اسلامی حکمرانوں کو تجسس نظر ثابت کرنے لگے۔

جاتب "کاؤس جی" صاحب اوش کے تاثر میں ہے۔ میں یہود ہندو۔ انصاری۔ پارسیوں کی پرانی تاریخ نہیں آکھاڑوں گا۔ موجود دور کی تجسس نظری بیان کروں گا۔

تمارے چیزیتے امریکہ میں گورے کو مراعات اور ہیں اور کالے پر پابندی ہے۔ امریکہ برطانیہ میں پورے کفر کو محلی چھپنی ہے اسلام پر پابندی ہے۔

امریکہ میں اگر کوئی گورا کسی کالی عورت سے زبردستی کرے تو ٹھابت ہو جائے (اول تو کالے کے لئے گورے کے خلاف جرم ٹھابت کرنا ہی مشکل ہے) تو مغرب کی قید۔ اگر کوئی کالا کسی گوری عورت سے زبردستی کرے تو چوتھی پٹ بیاہ کی طرح جرم بھی ٹھابت اور سزاۓ موت کا حکم۔ پاکستان میں تو تم امن و سکون کے قانون دفعہ ۹۵ سی کو ختم کرنے کی سی کر رہے ہو امریکہ کا یہ حال ہے۔ وہاں اگر ڈیوڈ مسح ہونے کا دعا کرے تو "کاؤس جی" تمارے پیر کلشن صدر امریکہ کے حکم سے ۸۰ ہزار کاروں سمیت زندہ چلا دیا جائے۔ پہاں اسلام کے چھپے نہب کے مقابلے میں جھوٹے مسح کے پیروکار دندناتے ہی نہیں پھر رہے بلکہ اتفاقی آسامیوں پر فائز ہیں اور پاکستان کی جزیں بھی کاٹ رہے ہیں وہ جہاں کہیں آئین کی گرفت میں آتے ہیں تو تمارے چیزے ہام نہاد مخالفوں کو حقوق انسانی پیدا آتے ہیں یہ حقوق مغلی ممالک میں کیوں نہیں پیدا آتے۔ جہاں اتنی تجسس نظری ہے کہ حالیہ برطانیہ کے انتخاب میں سرور نہیں

دین محمد فریدی

کامیابی

اپنی کوشش جاری رکھی اور ۷۳ء کے آئین کو ختم کرنے کی تاریخی کی اور امید ہے اسے ختم کروادیا جائے گا۔ کیونکہ اس آئین میں کچھ شیک ایسی ہیں جو کہ اسلام کا تحفظ کرتی ہیں۔ "ابھی چھپلے دنوں بحران پیدا ہی اس وجہ سے ہوا تھا کہ آئین ختم کر دیا جائے۔ اور اخبارات گواہ ہیں کہ اس آئین کو ختم کرنے کی بھروسہ کوشش کی گئی۔ جب ملک صدر لغاری کے استعفی پر اس بحران سے نکل گیا تو کفر آگ کے انگاروں پر کباب کی طرح لوٹے گا۔ مگر پھر بھی اپنی کوشش جاری رکھی۔ اور یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ دینی جماعتیں کا البادہ اوڑھ کر کوئی طاقتیں ملک میں خون خراپ کرنے پر تکی ہوئی ہیں۔ اور ان کی آیا ری کون کر رہا ہے؟

سلطان گروہی۔ صوبائی عصیتیں پاکستان میں کون پھیلایا رہا ہے؟

ان تمام کوشش کے باوجود جب پاکستان نے ایسی دھماکا بھارت کے مقابلے میں کیا تو "کاؤس جی" چیزے قلم کاروں نے دیکھا کہ جس ملک میں ہم نے انتشار کی بنیاد بہت مضبوط کر کے غافلی، عربی بے حیائی بے غیرتی۔ ضمیر فردشی۔ غداری۔ کی عمارتیں کھڑی کیں تھیں دھماکے کے ساتھ وہ بھی اڑ گئیں اور پاکستان کے مسلمان سیسے پلائی دیوار بن گئے۔ تو "کاؤس جی" چیزے قلم کار اپنے ثبت باطن کے انہمار کے لئے مشاہیر

۱۳ جون ۹۸ء خبریں لاہور میں جاتب "کاؤس جی" کا کالم شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے مشاہیر اسلام پر دل کھول کر تنقید کی۔ خاص کر سلطان محمود غزنوی کو ایک ڈاکو کی ٹھکل میں پیش کرنے کی جیارت کی۔ مسلمان پاکستانیوں میں جلال الدین اکبر کی تعریف کی۔ اسلام کی تجسس نظری ٹھابت کرنے کے لئے بسم اللہ الرحمن الرحيم اور السلام علیکم کے مقدمے کو نشانہ بنا لیا اور اس کے بعد آخر میں جاتب نواز شریف وزیر اعظم کو بھی تجسس نظر غاصب بے اخلاق تک لکھا۔

جاتب "کاؤس جی" نظریہ اسلام پر قائم ملک میں اپنے قلم کی جوانانیاں انکش اور دو کالموں میں مکمل کر اسلام کے خلاف چلا رہے ہیں۔ ماضی کی اسلام کی کامیابیاں سانپ بن کر ان کے سینے پر لوٹ رہی ہیں۔ یہ ہی وجہ ہے کہ بارہاں کے قلم سے مکمل گستاخیاں ہوئیں۔ مگر یہ پاکستان کے باشندوں اور مسلمانوں کی وسعت قلبی ہے کہ انہیں نظر انداز کے جارہے ہیں۔ اس آگ کے پیچاری کو اسلام کی کامیابی اور انگاروں پر منڈلانے پر مجبور کر رہی ہے۔ اس کا یہ تعصّب و قیام "فوقا" اس کے قلم سے ظاہر ہو رہا ہے۔ جیسا کہ اس موجودہ کالم میں بھی انہمار ہے۔

"جس ملک میں ۷۳ء کے مختصر آئین میں یہ درج کروادیا گیا تھا کہ آئندہ اس ملک میں اسلام کے خلاف کوئی قانون نہیں بنے گا ہم نے

آئین پاکستان کی توثیق کی ہے۔ میں اس مضمون پر مقدمہ کا حق محفوظ رکھتا ہوں۔ غیر مسلمانوں سے درخواست ہے کہ وہ آگے آئیں۔ اب ارد شیر ”کاؤس جی“ کا قانونی محاسبہ ضروری ہے۔ تم نے سلطان محمود غزنوی کی سپاہ پر بیٹھ کرنے۔ لوت مار کرنے اور عورتوں سے تاردا سلوک کرنے کا جھوٹا الزام لگایا ہے۔ یہ الزام آج تک سو عہات کے پنجاری برہمنو نے بھی نہیں لگایا تھا کہتے پاکستان کا ہو۔ جیسیں اسلام کی کاٹ رہے ہو۔ ”کاؤس جی“ کبھی تمہارے قلم نے اسرائیل اور یہودیوں کا بھی محاسبہ کیا ہے۔ تمہارے ہاتھے ہوئے نام نہاد حقوق انسانی صرف مسلمانوں کی غلطیاں تلاش کرتے ہیں۔ اسرائیل اور یہودیوں کے قلم و ستم کے پہاڑ جمیں نظر نہیں آتے۔ محمود غزنوی نے ہندوستان پر حملہ اس وقت کیا جب لاہور کے راجہ بے ہال نے افغانستان کی سرحد پر زیادتیاں کیں اس کے باوجود حوصلہ مند سلطانی نے راجہ بے ہال اور اس کے بیٹے کو بار بار مرانات دیں مجبوڑی میں حملہ کا قدم انھیا۔ سلطان محمود غزنوی نے جو سڑہ حلے ۶ مہات کے مندر پر کئے وہ ہندو راجاوں کی اسلام دشمنی کے سبب تھے۔ اسلام جو کہ اللہ تعالیٰ کا مکمل بھیجا ہوا دین ہے۔ اور دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے آیا ہے۔ مسلمان ہونا کا بندہ ہے۔ اس کی بار بار توہین کرنے پر ہندو بننے کو سبق سکھایا تھا۔ مقابلے میں جو قتل ہوئے تو اور بات ہے۔ سلطان محمود غزنوی یا اس کی فوج کے ہاتھوں قطعاً کوئی زیادتی نہیں ہوئی۔ ہندوستان کے باشندوں نے آج تک سلطان محمود غزنوی پر

میں دبیر احمد قادریانی مجرم کی حیثیت سامنے آیا۔ اسچی سیکریٹری بھکر کے مشورہ مابرہ تعیم جناب اسد جعفری صاحب تھے (جو کہ آجکل غالباً لاہور میں ہیں) ان کو بھی علم نہیں تھا کہ مجرم قادریانی ہے۔ مجرم کی تقریری کے بعد علم ہوا کہ یہ تو قادریانی تھا۔ جس پر اضطراب پیدا ہوا۔ قریب تھا کہ فساد ہو جاتا۔ میں نے قانون کا سارا لیا اور دبیر احمد قادریانی کو بسم اللہ الرحمن الرحيم اور السلام علیکم کرنے پر گرفتار کروادیا۔ اور ساتھ ہی شوہجی کیا کہ مجرم اگر بتا دیا کہ میں قادریانی ہوں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ عدالت میں ہم نے موقف اظیار کیا کہ بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ السلام علیکم شعارِ السلام ہیں اگر مجرم بندہ ہے تو مرتضیٰ قادریانی کو پھوڑ کر اسلام قبول کرے۔ یا یہ کہ اپنی غلطی تسلیم کرے کہ آئندہ میں مسلمانوں کو مجلس میں کہیں بھی جاؤ نگاہ تو ساف بتا دوں گا کہ میں قادریانی اقتیت سے تعلق رکھتا ہوں۔ اخبارات گواہ ہیں کہ انکار کیا تو جیل گیا۔ اور آج تک مقدمہ جاری ہے۔

یہ ہے وہ حقیقت جس کا فسائد پوری دنیا میں گھرا جا رہا ہے۔ مگر تمہارے جھوٹ پر جو بار بار انکو اڑیاں ہو رہی ہیں میں ان دباؤ میں آئے والا آدمی نہیں۔ تم نے تو یہ مضمون لکھ کر یہود ہندو اور امریکہ سے داد و سول کی ہے۔ مگر ہم نے بھی اسلام کی خلافت کی قسم کمالی ہوئی ہے۔

کادری جی تمہارے قلم کی آوارگی بڑھتی جا رہی ہے۔ یہ ۲۹ جون کا دل آزار مضمون اس قتل ہاں بھکر میں ایک مسلمانوں کا جماعت غالباً ڈی۔ آج۔ او صاحب بھکر کی صدرت میں تھا۔ اس

ایک مسلمان دارالعلوم کے لئے منتخب ہو گیا تو ایک ماہ میں برطانیہ کا آئین بدل گیا اور سرور کو نمائندگی سے محروم کر دیا۔ پاکستان میں تو اتفاقیت کو قوی اسٹبلی میں ۱۴ سیٹ اور صوبائی اسٹبلی میں ۳۰ سیٹ پر بلدیاتی اداروں میں نمائندگی حاصل ہے۔ تم جس کے نمائندے ہو ان کی نگری نظری اب بھی اس قدر ہے کہ لیڈی ڈیانہ کی ڈوڈی الفائیڈ سے دوستی جمیں اتنی گران گذری کہ برطانیہ کی ضمادی سمع اپنے عاشق کے جان سے ہاتھ دھو بیٹھی اور اس کے قتل میں پورا اندر متفق ہے۔ صرف اس وجہ سے ہو اکہ مشورہ ہوئے لگا تھا کہ لیڈی ڈیانہ اسلام قبول کرنے والی ہے جناب ”کاؤس جی“ تمہاری نگر نظری تو ہمیں قائدِ اعظم اور پاکستان کے ساتھ بھی نظر آتی ہے۔ جب تک اس کے والد صاحب کی قائدِ اعظم سے گپ پہنچی بڑا دسیع قلب تھا۔ مشورہ ہے کہ اسلام بھی قبول کیا تمہاری پارسیوں کی دسیع قلبی رتی کے ساتھ اور قائدِ اعظم کے ساتھ کھلی کتاب ہے۔ ہمارے قلم سے لکھوا نہ ہمارا نہ کھلوا۔

انسان بڑھا کی دام کی حکایت دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ تم نے اپنے مضمون میں ذکر کیا ہے کہ بسم اللہ الرحمن الرحيم اور السلام علیکم کرنے پر پابند کر دیا جاتا ہے۔

جمیں بسم الرحمن الرحيم اور السلام علیکم والے مقدمہ سے کوئی ہمدردی نہیں مختصر واقعات یہ ہیں کہ ۲۹ جون ۱۹۷۴ء کو ضلع کوئسل ہاں بھکر میں ایک مسلمانوں کا جماعت غالباً ڈی۔ آج۔ او صاحب بھکر کی صدرت میں تھا۔ اس

اممہ تفسیر و فتح مختصر کی تحقیق

محمد عیاض مسعودی متعلم تخصص فی تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

یہ خوب اپنی طرح سمجھ میں بھی آیا کہ یقیناً
آپ کے بعد اب کوئی نبی آنے والا نہیں۔ اور
یہی عقیدہ اہل سنت والجماعات کا ہے، یہی عقیدہ
موجب نجات ہے۔ اس کے خلاف عقیدہ
موجب کفر ثابت ہو گا۔ اعاذنا اللہ ممنہ و ثبتنا

علی العقائد الصحیحة لمنجیۃ آمین۔

تفسیر کشاف جار اللہ محمود بن عمر زمخشی
معتزلی

یہ بہت بڑے ادیب نبوی لفظی اور
ذلكم ساتھی مفتر بھی تھے، یہ اپنی تفسیر کی
کتاب "تفسیر کشاف" کے ص ۵۲۳ ج ۳ پر "ماکان محمد ابا احمد من رجالکم ولکن
رسول اللہ و خاتم النبیین" کی تفسیر کرتے
ہوئے آخر میں لفظ خاتم پر بحث کرتے ہوئے
فرماتے ہیں:

ترجمہ: "خاتم" تاء کے فتو کے ساتھ طالع کے
معنی میں ہے اور تاء کے کرو کے ساتھ طالع اور
فاعل ختم (ثتم کرنے والا) اور اس معنی کی
توقیت عبد اللہ بن مسعود کی قرات سے بھی
ہو رہی ہے، وہ قرات یہ ہے "ولکن نبیا
خاتم النبیین" لیکن آپ ایسے نبی ہیں جنہوں نے نبیوں کو ختم کر دیا ہے۔ کسی کو
اعتراض ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری
نبی کیسے ہو سکتے ہیں جبکہ یہی علیہ السلام بھی نبی
ہیں اور وہ آخری زمان میں تشریف لائیں گے۔
تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ
وسلم کا آخر الانبیاء ہونے کا مطلب یہ ہے کہ
آپ کے بعد اب کسی کو نبی ہنا کر نہیں بھیجا
جائے گا۔ اور رہا حضرت یہی علیہ السلام کا
آخری زمان میں آسمان سے زمین پر اترتاً اس کا
باتے ص ۵۲۷ پر

آخر میں ہیں۔ جیسا کہ پڑھا گیا ہے۔ مختوم

وختنامہ مسل آخرہ مسک کے معنی میں
ہیں۔ جنہوں نے پڑھا یہی پڑھا ہے۔ (تفسیر

ابن جریر ص ۲۲)

تفسیر ابن کثیر

معروف و مشہور اور معتمد مفتر حضرت
العلامة حافظ علاء الدین ابو الفداء اسماعیل بن کثیر
قرشی دمشقی (متوفی ۷۷۴ھ) آیت "خاتم
النبویین" کی تفسیر بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے
ہیں:

ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ولکن رسول اللہ
الایہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا کلام دوسرا جگہ ہے کہ "الله اعلم حیث یجعل رسالتہ" کہ اللہ تعالیٰ
خوب جانتا ہے کہ کہاں پر رسالت کو قائم کرے
گا۔ پس یہ آیت "خاتم النبیین" اس مسئلہ میں
صریح نص ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور
جب آپ کے بعد نبی نہیں تو رسول اللہ بد رجہ
اوی نہیں ہو گا۔ کیونکہ مقام رسالت مقام نبوت
کی مقابلہ میں خاص ہے اس لئے کہ ہر رسول نبی
ہے جن لوگوں نے تاء کو کرو کے ساتھ پڑھا
ہوتا ہے اور اس کے بر عکس نہیں۔ اور اس
مسئلہ میں بہت سی احادیث متواترہ صحابہ رضی اللہ
عنہ کی، ایک بڑی جماعت سے منتقل ہیں۔ (تفسیر

ابن کثیر ص ۵۲۳ ج ۲)

اس صورت میں خاتم النبیین فتو کے ساتھ
(ظاہر) اس معتمد تفسیر کی روشنی میں
ختم نبوت کے معنی کی تشفی بخش تحریر ہو گئی اور

چوتھی صدی کے معروف و مشہور مفسر

قرآن علامہ ابو جعفر محمد طبری متوفی سے ۳۱۰ھ

آیت "خاتم النبیین" کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے
ہیں:

ترجمہ: لیکن آپ اللہ کے رسول ہیں۔ اور خاتم
النبویین "یعنی نبوت آپ پر ختم کر دی تو پھر اس
پر مرکزوی پس آپ کے بعد کسی کے لئے قیامت
نکٹ ہاپ نبوت کو نہیں کھولا جائے گا۔ اور آگے
لکھتے ہیں کہ ا

ترجمہ: اور خاتم النبیین کی قرات مختلف ہے
چنانچہ مصر کے قاریوں نے ختم کو زیر کے ساتھ
پڑھا ہے۔ حسن اور عاصم کے علاوہ لکن خاتم
النبویین "اس معنی میں کہ آپ نے نبیوں کو ختم
کر دیا" کہا گیا ہے کہ یہی قرات عبد اللہ بن مسعود
کی قرات ہے۔ لکن نبیا "خاتم النبیین" لیکن
آپ ایسے نبی ہیں جنہوں نے نبیوں کو ختم کر دیا
ہے یہ قرات ان لوگوں کی قرات کی صحت پر دلیل
ہے جن لوگوں نے تاء کو کرو کے ساتھ پڑھا
ہے۔ یہ معنی بیان کرتے ہوئے کہ آپ وہ نبی
ہیں جنہوں نے نبیوں کے سلسلے کو ختم کر دیا ہے۔
اور جو صورت حسن اور عاصم بیان کرتے ہیں

اس صورت میں خاتم النبیین فتو کے ساتھ
ختم نبوت کے معنی کی تشفی بخش تحریر ہو گئی اور
پڑھا گیا ہے۔ اس معنی میں کہ آپ نبیوں کے

مسائی حجتیلہ سلسلہ دِ قادریانیت

شاه عالم گور کچپوری نائب ناظم شعبہ تحفظ ختم نبوت دار العلوم دیوبند

اور غریبوں کے بھی ایمان کو یقین پر مجبور کر رہے ہیں آئندہ کل دلائل و برائین کی روشنی میں بے اثر ہو جائیں گے اور ان ناخواندہ مظاہروں کا بول بلاؤ ہو جائے گا جو اپنی غربت کے باوجود ایمان اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو اپنے یہنے سے لگائے ہوئے ہیں۔

محترم جناب حافظ شیر احمد صاحب نے ۱۸ مارچ شب دس بجے بندہ ناجائز کو مدرسہ افضل العلوم کے میلی فون پر اطلاع دی بندہ ۱۸ مارچ کو صبح ۸ بجے سے قبل ہی مع دو احباب مدرسہ افضل العلوم سے چل کر سیم پور پہنچ گیا۔ گاؤں کے لوگ مسجد میں جمع ہو گئے اور بندہ نے قادریانوں کے دجل و فریب کا پردہ چاک کرنا شروع کیا کچھ وقت گزرنے کے بعد گاؤں والوں نے قادریانی معلم اور اس کی مدد کے لئے آئے والے دیگر قادریانی پنڈتوں کو تلاش کرنا شروع کیا، باہر سے آئے والے تو درکنار گاؤں میں موجود قادریانی پنڈتوں کی بھی خبر دلی کہ کماں رفوچکر ہو گیا۔

الحمد للہ! نظر تک مسجد میں پروگرام چل رہا جاء الحق و زہق الباطل کا مکالمہ نثارہ و کچھ کر گاؤں کے تمام ہی امیر و غریب نے قادریانوں سے ہر طرح دور رہنے کا وعدہ کیا اور اسی وقت ایک مکان کرایہ پر لے کر مکتب کی شکل میں تعلیم کا کام شروع کر دیا گیا جو الحمد للہ مدرسہ افضل العلوم آگرہ کے زیر انتظام چل رہا ہے۔

اس پروگرام سے فارغ ہو کر شام کو مدرسہ افضل العلوم پہنچنے ہی تھے کہ الجمیں احیاء السنۃ قنوج و فرش آباد کی جانب سے مولوی سیم صاحب نے فون پر موضع پہنچانہ قبضہ

بیشتر افراد چونکہ پڑتے اور آپس میں کچھ دیر تبصرہ کر کے اپنی لامعنی یا مجبوری کے سبب خاموش ہو جاتے، خدا کی قدرت! کہ انھیں میں سے ایک عمر ریسیدہ شخص دین کے خلاف بیان کے لئے عقائد و خیالات سنکر بدک گیا اور یہار ناقصہ ۱۸۲۳ھ کو حافظ شیر احمد صاحب سعد آبادی سے (جو فراہمی مالیہ کے لیے اس گاؤں میں تشریف لے گئے تھے) ان سب حالات کا تذکرہ کیا حافظ صاحب چونکہ قادریان کے ایمان لیروں سے اچھی طرح واقف تھے موضع روایی تھا نہ چند پاسے کچھ دونوں قبل حافظ صاحب ہی کے ذریعہ قادریانوں کو مار بھگایا گیا تھا۔ حافظ صاحب نے اپنا کام چھوڑ کر فوراً "اس قادریانی معلم سے ملاقات کی اور کافی دیر تک بحث ہوتی رہی انجام کار دلائل سے تھک بار کر قادریانی معلم نے کہا کہ ہم اپنے علماء کو ۱۸ مارچ کو بلا کمیں گے آپ بھی اپنے علماء کو بلا میں اور صبح آنھے بجے مناظرہ ہو جائے جو صحیح ثابت ہو اس کو گاؤں والے مان لیں گے۔ اس بات پر گاؤں والے متفق ہو گئے اور پورے گاؤں میں ایک بابلی تجھ گئی کہ آئندہ کل حق کا فیصلہ ہو جائے گا وہ غریب اور ناخواندہ لوگ جو قادریانوں کے ایک مدت سے سازشی جاں اور گاؤں کے بااڑ لوگوں کے دباو سے مجبور تھے ان کی تو عید ہو گئی کہ وہ بااڑ لوگ جو شخص روپے پیسے کے لانچ میں قادریانی پنڈتوں کا شکار ہو گئے چند ماہ قبل موضع سیم پور قصبہ سعد آباد میں ایک مسجد میں چند اللہ والوں کے مبارک ہاتھوں سے ایک مکتب کی عمارت کا سنگ بنیارکھا گیا مگر وسائل کی کمی کی وجہ سے تعمیر اور تقلیلی سلسلہ ابھی شروع نہیں ہوا کا گاؤں کے ذریعہ داران اور فکرمند حضرات اس تک دو میں تھے کہ تعمیر کا کام بعد میں ہوتا رہے گا پہلے تعلیم کا سلسلہ کسی طرح شروع ہو جائے کیونکہ قادریانوں کی نظریں کافی عرصہ سے اس گاؤں پر مرکوز ہیں اور ان کی برادر آمد و رفت جاری ہے گاؤں کے لوگ ابھی ان کو شکوہ میں مصروف ہی تھے کہ قادریانوں نے گاؤں کے ایک شخص مددی حسن کو اعتماد میں لیکر انتہائی رازداری سے اپنی ریشہ دو ایسا شروع کر دیں آہست آہست چاروں ناچار گاؤں کے کچھ لوگ تو شخص اپنے بچوں کی تعلیم کی خاطر اور کچھ لوگ گاؤں کے بااڑ لوگوں کے دباو میں اسکے قابلی معلم کو اپنے یہاں رکھنے کے لئے تیار ہو گئے، مگر یہ سب کچھ ایک ڈرامائی انداز میں گاؤں کے ان افراد کے سارے سے ہو رہا تھا جو یہاں تدوینی تعلیم سے ٹواریق یا مغربی دنیاوی تعلیم سے متاثر تھے انہیں خود اپنے عقائد اور دین کی حقیقت معلوم نہ تھی تاہم جب کبھی دین اسلام کے مشور معروف عقائد کے خلاف قادریانی معلم کوئی بیان دیتا تھا "مددی، مسح موعودی کی پیدائش و نیروہ کا تذکرہ ان کے سامنے آتا تو گاؤں کے آشروں

میں جب تک میں نماز پڑھاتا تھا تو ساتھ میں یہ پڑھ لیتا تھا اب میں بیکار ہو گیا تو اس نے بھی نماز چھوڑ دی اس سال دسمبر میں دو چار لاٹکے قادیان بھی لے گیا ان لوگوں سے راقم نے گنتگو کی اور ان سے کہا کہ تمہیں کوئی اب بھی قادیانی کے مردوں ہونے میں کوئی شک و شبہ ہو تو بتاؤ ان لوگوں نے بیک زبان ہو کر کہا کہ ہمیں اس کے غلط ہونے میں کوئی شک نہیں رہا آخر میں گاؤں والوں نے درخواست کی کہ ہمارے بچوں کے پڑھانے کے لئے کوئی آدمی ہمیں دو خدا جزاۓ خیر دے ابھن کے ذمہ دارن کو اور ڈاکٹر سلام صاحب کو ان لوگوں نے وعدہ کر لیا اور پورا پورا انظام کرنے کی پوری کوشش میں ہیں اور دیگر دیساوں پر بھی نظر کئے ہوئے ہیں۔

دیا گیا تقریر کے بعد گاؤں والوں سے دریافت کیا گیا کہ یہ یہاں کیسے آیا اور کب سے آیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے یہاں کے لوگ بالکل جاہل ہیں نماز روزہ تو بہت دور کی بات کہ بھی تھیک سے نہیں جانتے جس کی بنا پر ہم اپنے مردوں کو بھی بغیر نماز جنازہ کے دنایا کرتے تھے کافی عرصہ سے ہمارے یہاں موضع دھیا قبہ بھوگاؤں میں پوری کے بخارے آتے جاتے تھے انہوں نے ہماری حالت کو دیکھ کر کہا کہ ہم تم لوگوں کو مولوی لا کر دیں گے جو تمہارے بچوں کو مفت تعلیم دے گا، ہم گاؤں والے تیار ہو گئے دو تین میں کے بعد وہ اس مولوی کو لے کر آیا اور یہاں رکھ دیا، اب تقریباً چھ ماہ سے وہ یہاں کام کر رہا ہے جی ہائی شخص نے بتایا کہ یہ نمازوں غیرہ نہیں پڑھاتا مار مفہمن بعد راقم کا بیان ہوا جس میں قادیانیت کے مکروہ خدو خال کو اب اگر کیا بھم اللہ تمام ہی سامعین نے ہر طرح سے ساتھ دینے کا وعدہ کیا خاص طور سے ڈاکٹر محمد اسلام صاحب قابل مبارک پادری ہیں جنہوں نے قدم قدم پر ہم سب کی رہنمائی فرمائی اور ہر وقت ساتھ رہے۔

ڈاکٹر صاحب کی وساطت سے ابھن نے ایک بس کرایہ پر کی اور عشاء کے قریب ہم لوگ گاؤں پہنچ گئے گاؤں والوں نے تقریر کا انعام کر رکھا تھا وند میں شریک مولانا انعام صاحب کا "اللہ کی وحدانیت" پر بیان ہوا اس کے بعد راقم نے مرا خلام احمد قادیانی کی زندگی پر لوگوں سے گنتگو کی حضرت مولانا علیم الدین صاحب نے دعا فرمائی گاؤں والوں نے قادیانی معلم کو گاؤں میں نہ رکھنے کا وعدہ کیا بعض لوگ تو اتنے بہم تھے کہ ہم اس کی پہلی کریں گے لیکن ان کو سمجھا

بقیہ: ختم نبوت کے تحقیق

الفرض ان تین معتقد و معتبر مفسرین کی تقریروں سے "ختم نبوت" کے معنی کی تحقیق ہوئی۔ ان میں سے ہر ایک نے یہی معنی بیان کیا ہے کہ "ختم النبیین" کا مطلب اور معنی یہ ہے کہ تو شریعت محمدیہ پر عمل ہی رہا ہو گے۔ اور قبلہ کی طرف نماز پڑھیں گے۔ وغیرہ وغیرہ۔ (تقریر کشف ص ۵۲، ج ۳)

بقیہ: دامتہ کو ذرا دیکھ

پسلے تو تاریخ نے کیسی بیان نہیں کیا۔ جناب گاؤں بھی صاحب تاریخ کو منش کرنے کا مشکلہ چھوڑ دیں اسلام اللہ اسلام اور اسلامیان پاکستان کی دشمنی سے باز آجائیں اسی میں تمہاری بھلائی ہے۔

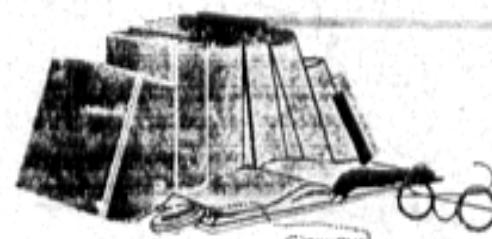
جہاں اپنے نہادوں پر پیمانہ ۱۱۱ ہے۔ اس مقام رفت و سوز پر عربی و بھارتی 'عالم و جاہل' اولیٰ و اعلیٰ خاطلی و پاکیاز، حاکم و محکوم، سب باریہ، اور سلام نیاز پیش کرتے ہیں، نظریں ہیں انہوں نہیں کہتیں۔

ان کی دربار مقدس میں نظر کیا اُنھیں دل میں اُک کیف مسلسل کو مگر دیکھا ہے بارگاہ رسالت..... وہ اعلیٰ و ارفع مقام ہے جہاں جائی، قرنی، حافظ، غزالی، نظیری، بوصہری رحمنہم اللہ اپنے آپ کو بھول گئے یہ ادب کا وہ قطعہ ہے جہاں جنید و بایز رحمنہم اللہ نفس کم کر رہے ہیں۔

ابو گاہ ہست زیر آسمان از عرش تا ذکر تر
نفس کم کردہ ہی آئیہ، جنید و بایز یہ اسی جاں
مواجہہ شریف کے سامنے عاشقان رسول
آخرین محمد علی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
ذہن فکر سے، داغ سوچ سے آنکھیں اٹکوں
سے دل جذبات سے خالی ہو جاتا ہے، اولیاء اللہ
کی پکوں سے ساون کا بادل موسلاطہ حارہ برستے
گلتا ہے۔

چند اٹکوں کے سوا دامن دل میں کیا ہے
ہدیہ دربار نبی میں کوئی کیا لے جائے
بارگاہ رسالت سے الوداع ہوتے وقت
ایک عاشق صادق عالم سوز سے ہبڑو فراق کی
لذت طلب لے کر واپس ہوتا ہے۔ بقول اقبال
عالیٰ سوز میں واصل سے بڑھ کے ہے فراق
وصل میں مرگ آرزو، ہبڑ میں لذت طلب
یہ تمید جناب محمد متنی خالد صاحب کی زیر
نظر کتاب "بارگاہ رسالت" میں کے لئے تھی۔
جناب محمد متنی خالد صاحب محتاج تعارف نہیں
ہیں۔ اسلام کی سر بلندی اور عقیدہ تحفظ ختم
نبوت کا ہے ماماں حنفی اور محنت، رکھنے والے

تہذیب کتب

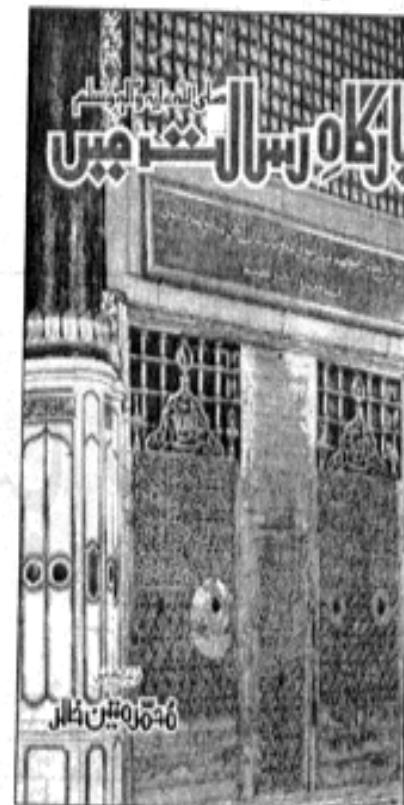


کمکت، چین کی شینگنگی میں اسی کا جہاں نیا ریز ہے، تمام کائنات کی زیبائیاں اور حسن آرایاں ہیں یہیں رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کو استراحت ہیں، قرآن مجید اسی ذات پر اُمara

کتاب کا نام : بارگاہ رسالت میں
ترتیب و تحقیق : محمد متنی خالد
خاتم : ۲۹۲ صفحات
قیمت : ۱۵۰ روپے

ناشر : محمد سعید اللہ صدیق
مکتبہ تحریر انسانیت لاہور

مدینہ منورہ رسول آخرین محمد علی صلی اللہ علیہ وسلم کی جائے بھرت ہے جہاں آپ نے دس سال تک تبلیغ دین کا حیرت انگیز کارنامہ سرانجام دے کر انتخاب عظیم بہپا فرمایا اور پوری کائنات کو بعد نور ہناریا۔ مدینہ منورہ یہی وہ تماشاک اور دل آور خط ہے، جس کی خاک پاک کو رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہے مسجد نبوی کے دامن میں روضہ اقدس اس طرح نظر ہے جس طرح حسن ازل کی انگوٹھی میں کوئی مکلوتی ٹکنے پوست ہو جو پورے ماحول کا تشکص ہے، جو پورے مدینہ منورہ کا حسن ہے، جو دو جہاں کی رونق ہے اور جو بزم وفا کی بماری ہے وہ مثلی کتنی ارفع مقام ہے جو خاصہ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر کو اپنی آنکھیں میں لینے اور چونے کے شرف سے مشرف ہے، ستاروں نے ہرم پاک کے ذریوں سے چک پائی، گزاروں کا دامن اس کی خوبی و رعنائی سے مکب مکب انہا، پھولوں کی



گیا..... فرشتوں کا نزول یہیں ہوتا ہے تمام انبیاء علیم السلام کی آرزوؤں کا حاصل یہی ہے..... اسی روضہ اطہر پر ثار کرنے کے لئے مباء و رزو و سلام کے پھول دنیا کے گوشے گوشے سے لاتی ہے۔ بارگاہ رسالت جذب و مستی حیرت و استغابہ، وارثگی و شینگنگی کا آخری مقام ہے۔ یہاں جس نیک بخت انسان کی رسائی ہوتی ہے، وہ اپنی قسمت پر تازاں، اپنی حاضری پر

جدید کپیوڑاز کتابت اور مضبوط جلد بندی کے ساتھ اشاعت، معنار اور خمامت کے اعبار سے مناسب قیمت رکھی گئی ہے۔ جناب محمد مسیح خالد صاحب کو ایسی روح پر در، ایمان افروز تحریروں کی تدوین تاریخ و تحقیق اور ادب و انشاء کے حسین امتران میں خوبصورت اضافہ پر ہم تھے دل سے مبارکہا پیش کرتے ہیں اور امید ہے کہ ایمان افروز کتاب علماء، ادباء، شعراء، طلباء اور عوام الناس میں قبولیت عامہ سے سرفراز ہوگی اور ہر روز حشر خاتم الانبیاء محبوب کبریا خاص کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعة کا ذریعہ ہوگی اور جناب مسیح خالد صاحب کے لئے کہ۔

کچھ نہ کچھ لکھتے رہو وقت کے صفات پر نسل نو سے اک بیس تو داسٹے رہ جائیں گے

"بارگاہ رسالت" میں "حاضری کے وقت عاشقان مصطفیٰ جو روحاں، قلبی، معنوی اور سری طور پر بھی حاضر ہے۔ جو کیفیات و احساسات طاری ہوئیں اور خوش نصیب ہیں وہ الی دل جنہوں نے ان چشم دید کیفیات و احساسات کی معراج کا ایک ایک لفظ اپنی اپنی بساط کے مطابق سینہ قرطاس پر منتقل کر دیا۔ ان کیفیات و مinct بار تاثرات کو پڑھ کر مشام جان معلطر ہو جاتا ہے۔ آنکھوں سے سادوں کا بادل برس پڑتا ہے اور قاری اپنے آپ کو "بارگاہ رسالت" میں "حاضر پاتا ہے اور زبان سے درود پاک مسلم جاری ہو جاتا ہے۔ ناشر نے "بارگاہ رسالت" میں "کی اشاعت میں جس حسن ذوق اور سلیمان سے کام لایا ہے وہ بلا مبالغہ قابل داد ہے، خوبصورت چار رنگا سرورق، عمدہ سفید کافنڈ، مسلم شامل ہیں۔

قابل صد قسمیں ہے۔ اس سے قبل انتہائی محققانہ انداز میں لکھی گئی تصاویر "قادیانیت" میں اسلام تک، ثبوت حاضر ہیں، جب ضور آئے، اپنے اپنے موضوع پر بے مثال کتب، علماء، دانشوروں، دکاء، ادباء، طلباء اور عوام الناس میں مقبولیت کا درجہ پاچھی ہیں۔ جناب مسیح خالد صاحب کی زیر نظر کتاب "بارگاہ رسالت" میں "حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ اقدس پر حاضری کے موقع پر جذب و عشق میں ذوبی ہوئی ایمان پرور منتخب شاہکار تحریروں کا مجموعہ ہے۔ ستر کے قریب تینک بخت زائرین کے تاثرات جمع کر دیے ہیں ان زائرین میں محقق علماء، ادباء، شعراء اور رؤساؤں غیرہ ہر طبقے کے عاشقان رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم شامل ہیں۔

خبر ختم نبوت

مرزا غلام احمد قادریانی کے جھوٹے دعویٰ نبوت کی بنابر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گی، خاتم النبیین تسلیم کرنے کا معنی ہے کہ کسی طرح کے دعویٰ نبوت کرنے والے کو مسلمان تصور نہ کیا جائے، حضور اکرم ﷺ پر ایمان اور مرزا غلام احمد قادریانی پر ایمان ایک مسلمان کے دل میں جمع نہیں ہو سکتا، غیر مسلموں کے تائیدی یہاں نے قادریانی جماعت کی حقیقت دنیا پر آشکارا کر دی ہے۔

ہمپتاں اور اداروں اور دیناولی لائق و ترغیب سے مسلمانوں کو عقیدہ ختم نبوت سے نہیں ہٹایا جا سکتا، مرزا طاہر جرأت کر کے مردم شماری میں قادریانی درج کر دیے قادیانیوں کی تعداد معلوم ہو جائے گی، قادریانیوں نے ہمیشہ پاکستان کو ایسی صلاحیت ملنے سے روکا، ڈاکٹر عبدالسلام نے ایسی راز امریکہ کو فراہم کیے، قادریانیوں کی سوالہ تاریخ گواہ ہے کہ ہر مرحلہ پر مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی، دنیا بھر کی لاکھوں مساجد ہر نماز کے وقت حضور اکرم ﷺ کی عظمت کو بلند کرتی رہیں گی، تیرھویں ختم نبوت کا نفرنس میں ہزاروں حال خاران ختم نبوت سے علماء کرام اور مشائخ عظام کے عقیدہ ختم نبوت پر خطبات دیکھیں (ناجده، خصوصی) مالی بجلی عطا ختم نبوت کے زر احتیاط خارج میں گزاریں میں بھی خارج میں تیرھویں ختم نبوت کا نفرنس دیکھیں، دنیا بھر میں ایک مرکزی پلٹ اسٹائل نماوا، ہلکی کا نفرنس میں الگینہ کے تمام ہے شروع سے کوچن۔

لے مودودی اور جالب عالم گروہ کی مدد سے عرب ایام ہیں
کے۔ امریکہ کو مغرب کے دباوپر نہ گواندن سے خلیٰ زمین میں
تبدیلی کی ایجادت دی جائے گی اور نہیں تو یہ رسانکے قانون میں
تبدیلی کا طریقہ کار میں تبدیلی کی ایجادت دی جائے گی۔ مرتضیٰ طاہر کا
دعویٰ اگر کپاہے تو پھر وہ مردم غیر میں حصے کر کیں اپنی گئی
تحفہ دوں یا پھر ظاہر نہیں کرتے؟ جس نہیں کی مجھ پر ہو،
کہ چاہے غایبین حق کے لئے ضروری ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے
سلیمان کے باتات اور گواندن کی ہائیت سے بہت کردا کر گہبی
جاتی ہے پاکستان کو مسلمان اسلام سے کائی کوٹھل کی۔ لکھ کر
اقتفاہی طور پر غیر حکام کیا۔ انہی صفاتیں حاصل کرنے پڑیں ہی۔
امریکہ کو اکثر عبد السلام نے انہی راز پہنچائے اور یہ حقیقت بہت
وچکی ہیں انہی دعا کے پلے اب ہی اکثر منیر ایمنی دعا کرنے
کرنے کے طور پر دعا کابذکر بدو القبور کے غاف گواندن
ہو گئی۔

شہبہائے زندگی کے ہر طبقے مسلمانوں نے تحریک کی۔ ایسا علم
کہ ۲۳ نومبر، ملکم ایک اسلامی شرپ ہے کافر نس میں بہت عادہ
کے ایک مواد ایک محدث میں بہت علا اسلامی کائن تکریب میں
جزل مواد عبد الغفور حیدری تکریب ختم نبوت کے موافق
کام ہوا۔ مولانا محمد یوسف لدھیانی تحریک ختم نبوت کے موافق
مولانا اللہ مسلمانے مسلم خصوصی کی مشیت سے تحریک کی تکریب
طریقہ تہذیب عالی پیشوأ خضرت مولانا سید نعیسی شاہ نے دوسری
نشست کی صدراحت کی۔ کافر نس میں ایک بڑا رکوب علیاً کرام
کے خصوصی طور پر شرکت کی، دو فون نشتوں میں دارالعلوم کراچی
کے انتظامی اور احمدی مدارس میں جمیل خان نے اٹک بکری کے فراخیں احتجام
یقoub بے الور ملتی محمد جمیل خان نے اٹک بکری کے فراخیں احتجام
دیے تھے شعبہ بور ہری عبد الملک نے حضور اکرم ﷺ کی نہاد
عالیٰ میں ہندہ نعمت پیش کی۔ مولانا سید محمد احمد مدنی مولانا محمد
یوسف لدھیانی، مولانا عبد الغفور حیدری، مولانا محمد حبیب
پالندھری، مولانا فضل رحیم، مولانا زادہ الرشیدی، مولانا عبد الرحمن
ربیلی، مولانا اور الاسلام، مولانا سلمی، مولانا حسین، مولانا عبد الشہید ربیلی
مولانا اللہ مسلمان، مولانا علی مختار، مولانا احمد اللہ بڑوی،
مولانا نور الحمد تونسی، مولانا محمد اکرم طوہری، مفتی سید احمد اخون،
ڈاکٹر علام خالد محمود، مولانا ابو علی، مفتی محمد اسلام پور، فضل علی
محمد مدنی، مولانا اقبال اللہ قادری، مفتی محمد محمود، مفتی خالد محمود
خطاب کرتے ہوئے کہ حضور اکرم ﷺ کے عقیدہ ختم نبوت کی
اکیت کا اس سے اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے بعد
وعلیٰ نہوت کرنے والے کو کتاب اور جالب کر کر مسلمانوں کو
مہر دکرنے کا حکم دیا۔ اس کے ساتھ حضرت لاہور صدیق رضا خان
درے سبلہ کا کابدی اس کے غاف جملہ کے سنت جاری کر دی کہ
بھنٹے میں نہوت اور اس کے غاف جملہ فرضی ہے۔ مرتضیٰ طاہر اور
قدیمی ایک جگہ نہیں کی تکہ اپنی کتابوں میں نہوت کا جھوہ دعویٰ
کیا۔ خدا کو میں ملی میں ملی اسلام کا درجہ دیا اور حضور اکرم ﷺ کے مطلب
کو حاصل کرنے کی کوشش کی تکمیل میں اپنے آپ کو مہر دکرنے سے تحریک
کیا اس صورت میں ہائے اس کے کر مسلمان اس کو اور اس کے
یورپ کا دل کو ملت اسلامی سے خارج کرنے اس کے علاوہ کوئی چاہدہ
نہیں آج مرتضیٰ طاہر اگلی بڑی میں پڑھ کر دو شاعر اور اکثر نہیں کے ذریعہ
دیکھ رہا ہے کہ گہبی حضور اکرم ﷺ کو نام قائم انجمن مانے ہیں اور
نام قائم انجمن مانے تو مرتضیٰ طاہر اگلی بڑی حضور اکرم ﷺ کی حدیث

عقائد کی بیان اسلام اور کفر کے درمیان فرق واضح ہوتا ہے نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کے بعد تمام ادیان منسوخ ہو گئے

منگھم میں جمعہ کے اجتماعات سے عالیٰ مجلس تحفظ ختم نبوت کے علماء کرام کے خطابات

کرتے ہوئے کماکر اسلام اور کفر کے درمیان عقائد کی
بیان پر فرق ہے اگر عقائد کو ٹھاکر دیا جائے تو یہی
انسان کو کی فرق باقی نہیں رہ جاتا۔ اسی بنا پر نبی
اکرم ﷺ نے اپنے رشتہ داروں کے مقابلہ میں غربہ
مسلمانوں کو ترجیح دی اور بدینہ منورہ ہجرت کی۔ ان
عقائد میں عقیدہ ختم نہوت سب سے زیادہ اہمیت رکھتا
ہے اگر حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس کو ٹھاکر دیا
جائے تو اس دنیا اور دین کی کوئی میثیت باقی نہیں رہ
جاتی۔ کیونکہ نبی اکرم ﷺ کی اور آپ کی شریعت کے
آنے کے بعد تمام سائید ادیان منسوخ کر دیئے گئے اس
لئے اگر آج کوئی حضرت میسی ملیہ اسلام اور موسیٰ علیہ
السلام کو مانتا ہے لیکن حضور اکرم ﷺ کی نہوت کا اکابر
کرتا ہے تو ان اس کا دین مقبول ہے اور نہ کوئی عمل۔
جب پئی نبی کا دین بغیر حضور اکرم ﷺ کے دین کے

ر ملکم (نامہ نہدہ خصوصی) عالیٰ مجلس تحفظ ختم
نہوت کے رہنماء مولانا محمد یوسف لدھیانی نے جام
سہب صدیم مفتی محمد جمیل خان، مولانا احمد اللہ قاسمی
نے جام سید جوہر داشتکار، احمدی عبد الملک نے جام
مسجد و مئن روزہ مفتی منیر اخون نے جام سید عمر مولانا
الله مسلمان نے جام سید سینا نل، مولانا عبد نعیسی شاہ
نے جام سید راجحہ مل، مولانا عبد الرحمن ربیلی نے
جام سید عمر کادر ایف، مولانا محمد اکرم طوفانی نے
ر ملکم، مولانا منظور احمد احسانی نے جام سید کاظم
لندن، مولانا علی مختار مختار نے جام سید کاظم
مولانا مفتی محمد اسلام نے جام سید رادھر حضرت
قدس مولانا خواجہ خان محمد نظر حافظ محمد عابد احمد
خان شاہ نے جام سید رحیم مفتی ظیق احمد نے
ختم نہوت سیزہ میں نماز جمعہ کے اجتماعات سے خطاب

حالانکہ ایسا نہیں اگر حضور اکرم ﷺ آخری نبی ہیں تو پھر مرزا غلام احمد قادریانی نے اپنی کتابوں میں جو دعویٰ نبوت کیا ہے اس کا کیا مطلب ہے؟ مسلمانوں کو دعویٰ سے چانے کے لئے عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت سے اپنی نسل کو آگاہ رکھا ہے۔

☆☆☆☆

کے کافر ہیں۔ اس دعویٰ کے بعد اگر کوئی فرد یا جماعت اس پر ایمان لا تی ہے تو وہ کیسے مسلمان ہو سکتی ہے؟ اور ان کا اسلام کا دعویٰ کیسے تسلیم کیا جاسکتا ہے؟ اس ماتحت پاکستان کی تمام عدالتیوں نے ان علاحدگی ہائپ قادریانی جماعت کو غیر مسلم اتفاقیت قرار دیا۔ یورپ کے مسلمانوں کو آج یہ کہ کر دعویٰ کو دیا جا رہا ہے کہ قادریانی جماعت حضور اکرم ﷺ کو خاتم النبیین مانتی ہے۔

مسلمانوں کے درمیان جو خانہ جگلی کا نام دیا ہوا گا اس کی تابع نزد اداری میسا یوں پر ہو گی۔ مولانا نے کماکر گیب بات ہے کہ دنیا کے تمام ممالک میں توہین قبیا کرام علم اللام پر سر ائمہ ہیں۔ میسانیا ہب کا نظر فس کی ملک سے بھی اس قانون کے ختم کرنے کا مطالبہ نہیں کرتی

لیکن اس قانون کو ختم کرنے کا مطالبہ صرف پاکستان میں کیوں کیا جانا ہے؟ دراصل اس سازش کے پیچے قبیانیوں کا کام اتحاد ہے کیونکہ قادریانی حضور اکرم ﷺ کو اپنی کرام کی توبہ کرنے والے اور ملک کی توبہ کرنے والے کارہا کارہا اس قانون کو ختم کرنا چاہیے ہیں۔ مولانا نے میسانی رہنماؤں سے اپنی کی کہ وہ اس قانون کو ختم کرنے کے جایے اپنے ہو کاروں کو علیم دیں کہ وہ کسی کے آرکان عن کر حضور اکرم ﷺ کی توہین کے مرعکب پر اصرار کیا تو اس کے نتیجے میسا یوں اور

توہین رسالت قانون سے ۲۹۵۔ سی نکالنے کا مطالبہ توہین رسالت کی اجازت کے مترادف ہے، عیسا یوں کو اپنے پیروکاروں کو حضور اکرم ﷺ کی عظمت کا اعتراف کرنے کی تبلیغ کرنی چاہیے، عامی تخلیق ختم نبوت کے ترجمان مولانا محمد یوسف لدھیانوی کا عیسا یوں کے مطالبہ پر اظہار تشویش

بر عکم (نمایندہ خصوصی) مالی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ترجمان، ممتاز عالم دین مولانا محمد یوسف لدھیانوی نے میسانی ہب کا نظر فس کے مطالبات کے سطح میں علام اکرم کے موقف کا تحلیل کرتے ہوئے کہا کہ توہین رسالت قانون کی توہین پر سزا ہے اور پاکستان میں حضور اکرم ﷺ کی توہین پر سزا کو جباری حقوق کے منانی قرار دیا جا رہا ہے اس سے زیادہ میسا یوں اور بیویوں کی اسلام و شریعتی اور کیا ہو سکتی ہے اگر میسا یوں نے اس مطالبہ پر اصرار کیا تو اس کے نتیجے میسا یوں اور

مرزا یوں کی فرستیں

طلب کر لی گئیں

چکوال (نمایندہ خصوصی) حکومت پنجاب نے خیریہ اداروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقوں میں مقیم قادریانیوں کی فرستیں تیار کریں اور محرک قادریانیوں کی سرگرمیوں ان کے کاروبار اور عبادت گاہوں سے حکومت کو مطلع کریں، حکومت کے نوٹس میں یہ بات لائی گئی تھی کہ قادریانی کچھ ملکوں سرگرمیوں میں ملوث ہیں، لہذا خیریہ اداروں سے ان کی مکمل تفصیلات طلب کی گئی ہیں۔

خوشخبریا خوشخبریا خوشخبریا

قاری معلم / معلمہ، عربی معلم / معلمہ، پیچر زینگ کورس بالمراسل آسان بھرپر نوٹس، آڈیو کیسٹ اور معیاری کتب کے ذریعہ صرف چھ ماہ اور سال میں کریں پر اونلائن و فارم کے لئے ۵۰ روپے کے منی آرڈر کے ساتھ میڑک پاس طلباء طالبات

فوري راستہ کرنیں

پتہ ڈاک: مشائق الرحمن عثمانی

پوسٹ بھس نمبر ۷۳۲۵ پوسٹ آفس رفائنمن سوسائٹی
لیبریٹ کراچی نمبر ۷۳ پوسٹ کوڈ ۵۲۱۰

[نعت رسول مقبول ﷺ]

حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

مت بادل سرکھدار نظر آتے ہیں
فضل باری سے گراں بار نظر آتے ہیں

یہ جو صمراں گل و گزار نظر آتے ہیں
تیری ﷺ رحمت ہی کے آثار نظر آتے ہیں

رشک صد یوسف کنعال ہے مدینے کا نگار
دو جہاں طالب دیدار نظر آتے ہیں

تاج ہے ختم نبوت کا سر اقدس پر
گرد انوار ہی انوار نظر آتے ہیں

آج حضرت کی ہے تصویر قبا کی مسجد
سونے سونے در و دیوار نظر آتے ہیں

ان سے فام، فقیروں کو حقارت سے نہ دیکھ
مجھ کو یہ صاحب اسرار نظر آتے ہیں

رند تو زند ہیں زرم کی صبوحی پی کر
زادہ خشک بھی سرشار نظر آتے ہیں

حلق، ناموس محمد ﷺ پر کٹانے والے
کچھ جو ہیں تو یہی احرار نظر آتے ہیں

جذبِ کامل ہو تو ملتا ہے حضوری کا شرف
چشمِ ظاہر سے بھی سرکار نظر آتے ہیں

خت بیدار مبارک ہو انہیں، جن کو نفیس
خواب میں سید ابرار ﷺ نظر آتے ہیں

فرمکے یہ بادی لانی بعدی

آمد احمد غوث نہ ملاد

حجت و سبب و حجت خواجہ خان حمد صاحب

۱۵۱۶) اکتوبر مطابق ۲۳ جمادی الثانی ۱۴۳۹ء جمعہ

ذی صدّار: مخدوم الشاعر حضرت مولانا

خواجہ خان حمد صاحب

امیر مرکزیہ — عالمی مجلس تحفظ فتح نویگان

| محلان | اسلام آباد | گوجرانوالہ | لاہور | سرگودھا | فیصل آباد | شہزادہ آدم | کراچی | ربوہ | کوئٹہ | فون | میزبان |
|--------------|--------------|------------|-------|------------|------------|------------|------------|------------|------------|------------|------------|
| ۸۲۹۱۸۹۵۱۷۱۷۷ | ۸۲۹۱۸۹۵۱۷۱۷۷ | ۲۱۵۶۲ | ۲۱۵۶۲ | ۰۳۶۲۵۸۷۲۰۷ | ۰۳۶۲۵۸۷۲۰۷ | ۰۳۶۲۵۸۷۲۰۷ | ۰۳۶۲۵۸۷۲۰۷ | ۰۳۶۲۵۸۷۲۰۷ | ۰۳۶۲۵۸۷۲۰۷ | ۰۳۶۲۵۸۷۲۰۷ | ۰۳۶۲۵۸۷۲۰۷ |

عالمی مجلس تحفظ فتح نویگان پاکستان محلان